

MG1
.Q2237Hk

39

BP128.16
M84
18002
ISLAM

INSTITUTE
OF
ISLAMIC
STUDIES
*
McGILL
UNIVERSITY

39683

3924958

الله اکبر

ماشاء الله لا قوة الا بالله

از تالیف تصنیف مولانا مولوی سید نواب صدیق حسن خان صاحب والیٔ ریاست بھوپال

تذکیر الکل

بتفسیر

الفاتحة واربع قل

باہتمام شیخ احمد پسر شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب لاہور بازار کشمیری

کتب خانہ انجمن ترقی اردو جامع مسجد دہلی

در مطبع احمدی واقع لاہور

مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعلمین نذیرا والصلوۃ والسلام
علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ وصحبہ الذین اسفرت بہم وجوہ الموحدین و
ازدادت قلوبہم تنویرا۔ **امابعد** اس رسالہ مختصر میں ترجمہ ضروری پنج سورہ قرآن کا کیا جاتا
ہے جن کی تلاوت کا اتفاق رات دن ہر مسلمان کو نماز میں ہوا کرتا ہے مراد ان پانچ سورتوں سے فاتحہ
الکتاب و ہر چہار قل ہیں۔ یہ پنج سورہ توحید پر خداوند مجید کی دلیل ہیں جس نے ان کے معنے سمجھے
وہ پکا مسلمان ہو گیا اب اس کی عبادت ٹھیک ہو گی اور وہ شرک سے بچ جائے گا بیان میں توحید
ورد شرک کے علاوہ کتب مطولہ کے فی الحال دس رسائل مختصرہ لکھے گئے ہیں اور اس جگہ فقط بیان
معنے پر ان پانچ سورۃ کے اقتصار و اختصار کیا گیا وخیر الکلام ما قل ودل تمام کلام ان سورۃ
کے معانی پر تفسیر ترجمان القرآن و فتح البیان میں ہے استیفاء تمام مضامین کا اس جگہ خواہان
دفاتر گرانبار ہے تفسیر کبیر میں فقط ایک سورۃ فاتحہ سے دس ہزار مسائل کا استخراج کیا ہے اور
شیخ الاسلام ابن تیمیہ وابن القیم رحمہما اللہ تعالیٰ نے تفسیر معوذتین استقلالاً لکھی ہے لیکن ان
علوم غامضہ کا سمجھنا اہل علم کا کام ہے نہ عوام کا اور مقصود ہمارا اس جگہ سمجھانا عوام کا ہے۔
وباللہ التوفیق۔

سورۂ فاتحہ:۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو جس کی صفت لاریب فیہ ہے اس سورۃ
سے شروع کیا یہ دلیل ہے اس کی عظم منزلت وعلو مرتبت پر اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے اس کی نماز نہیں جس نے
فاتحہ نہ پڑھی یعنے ہر رکعت نماز میں خواہ امام تھا یا مقتدی و لہذا جو شخص رکوع میں شامل جماعت کے ہوتا
ہو اس کو لازم ہے کہ وہ رکوع کو رکعت نہ ٹھہرائے بلکہ جداگانہ رکعت عقب سے پڑھ لے اس لیے کہ اس نے فاتحہ نہیں
پڑھی ہے اور رکعت عقب ہی شمار میں آتی ہے کہ فاتحہ پڑھی جائے بالجملہ مقصود اور روح اور لب نماز کا یہ ہے کہ بندہ
اللہ تعالیٰ کی طرف نماز میں متوجہ ہو اور حضور دل سے غفلت نہ کرے جس نماز میں دل نمازی کا حاضر نہیں ہوتا
ہے وہ نماز ایک تن بے روح ہوتی ہے اسی لیے ہر شخص کی نماز میں سے اتنی ہی نماز قبول ہوتی ہے جتنی
نماز میں اس کا دل حاضر تھا دلیل اس پر حدیث صحیح مرفوع ہے کہ حضرت نے فرمایا آنحضرت ...

کلمے کو تین بار کہا پھر فرمایا بیٹھا دیکھتا ہے سورج کو یہاں تک کہ جب وہ درمیان دو قرن شیطان کے ہوتا ہے تب یہ اُٹھکر چار چونچیں مارتا ہے ذکر نہیں کرتا اللہ کا مگر تھوڑا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اس حدیث میں ضائع کرنا وقت کا اس لفظ سے بیان کیا کہ بیٹھا سورج کو دیکھتا ہے اور ضائع کرنا ارکان کا اس لفظ سے بیان کیا کہ چونچیں مارتا ہے اور ضائع کرنا حضور قلب کا اس لفظ سے بیان کیا کہ ذکر نہیں کرتا اللہ کا مگر تھوڑا جب یہ بات سمجھ لی تو اب ایک نوع نماز کی معلوم کر لینا چاہیے وہ قرأت فاتحہ ہے شاید اللہ تعالیٰ تیری نماز قبول فرمالے اور یہہ قبولیت کفارہ ذنوب کا ٹھہرے عمدہ باب فہم فاتحہ کا ابوہریرہ رضہ کی حدیث ہے صحیح مسلم میں وہ کہتے ہیں میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے میں نے تقسیم کیا نماز کو درمیان اپنے اور اپنے بندے کے آدھوں آدھ میرے بندے کے لیے ہے جو مانگا اُس نے جب وہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حمد کی میری میرے بندے نے اور جب کہتا ہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تو اللہ فرماتا ہے ثنا کی مجھ پر میرے بندے نے اور جب کہتا ہے مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بزرگی بیان کی میری میرے بندے نے اور جب کہتا ہے اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ درمیان میرے اور میرے بندے کے ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جو اُس نے مانگا پھر جب کہتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ میرے بندے کے لیے ہے اور واسطے بندے کے ہے جو اُس نے مانگا تمام ہوا مضمون حدیث کا اس حدیث میں تامل کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ سورت دو نصف ہے ایک نصف اللہ پاک کے لیے ہے نَسْتَعِیْنُ تک اور ایک نصف بندے کے لیے ہے یہ دعا بندہ اپنے لیے کرتا ہے اور جس نے یہ دعا سکھائی ہے وہ اللہ تعالیٰ ہے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم یہ دعا ہر رکعت نماز میں مانگا کریں اور اس ثنا و دعا کو ہر نماز میں مکرر سہ کرر کیا کریں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ضمانت کی کہ جب ہم یہ دعا ساتھ اخلاص و حضور دل کے کریں گے تو وہ ہم سے اس دعا کو قبول فرمائے گا اب ہر انسان جانتا ہے کہ اکثر لوگوں نے اس امر کو ضائع کر دیا ہے قدر و قیمت اس نعمت کی نہیں سمجھی ؎

قَدْ هَیَّئُوْكَ لِاَمْرٍ لَوْ فَطِنْتَ لَهٗ ۔۔۔ فَارْبَأْ بِنَفْسِكَ اَنْ تَرْعٰی مَعَ الْهَمَلِ

اب بعض معانی اس سورت کے لکھے جاتے ہیں تاکہ تو نماز حضور دل سے پڑھنے لگے اور جو لفظ تیری زبان

نکلتا ہے تیرا دل اُس کو معلوم کر لے اِس لیے کہ جو بات زبان سے نکلتی ہے اور دل اُس پر معقود نہیں ہوتا تو وہ عمل ضائع نہیں سمجھا جاتا کما قال تعالیٰ یَقُولُونَ بِاَلْسِنَتِہِمْ مَّا لَیْسَ فِی قُلُوبِہِمْ سو پہلے معنے استعاذی کے سمجھنا چاہیے پھر بسملہ کی پھر فاتحہ کے اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اس کے یہ معنے ہوئے کہ میں پناہ پکڑتا ہوں اور معتصم ہوتا ہوں ساتھ اللہ کے اور اُس کے آستانے پر بھاگ کر آتا ہوں اُس دشمن سے کہ کہیں وہ مجھ کو میرے دین اور میری دنیا میں گزند و نقصان پہونچائے یا مجھ کو اس کام کے کرنے سے روک دے جس کا مجھ کو حکم ہوا ہے یا جس چیز سے مجھے منع کیا گیا ہے اُس پر مجھے آمادہ کرے اس لیے کہ سب سے زیادہ حرص شیطان کو بندے کے بہکانے پر اُسی دم ہوتی ہے جبکہ وہ ارادہ کسی عمل خیر کا کرتا ہے جیسے نماز و قراءت وغیرہ سو کوئی حیلہ اُس کے دفع کرنے کا بجز اِس کے نہیں کہ انسان اللہ سے استعاذہ کرے اور اُس کی پناہ میں آنا چاہے لقولہ تعالیٰ اِنَّہٗ یَرٰاکُمْ ھُوَ وَقَبِیْلُہٗ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَہُمْ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَاءَ لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ پس جب بندہ اللہ پاک سے طالب پناہ کا ہوتا ہے اور اُس کے ساتھ اعتصام کرتا ہے تو یہ استعاذہ سبب ہوتا ہے واسطے حضور قلب کے اب اس کلمہ کے معنے پہچان کر اس کو دل سے کہنا چاہیے نہ نری زبان سے جس طرح کہ اکثر لوگ فقط زبان سے کہتے ہیں اور معنے کا دھیان نہیں کرتے اسی لیے وہ وسوسۂ شیطان سے نماز میں محفوظ ہی نہیں رہ سکتے رہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اس کے معنے یہ ہیں کہ میں داخل ہوتا ہوں قراءت یا دعا وغیرہ میں اللہ کے نام سے نہ اپنے حول و قوت سے بلکہ اس کام کو اللہ کی مدد سے اور اس کے نام کی برکت سے کرتا ہوں یہی معنے بسم اللہ کے ہر اُس کام میں ہوتے ہیں جس کے اول میں بسم اللہ کہی جاتی ہے دین کا کام ہو یا دنیا کا پس جب بندے نے اپنے جی میں اس بات کو حاضر کر لیا کہ میرا داخل ہونا قراءت میں اللہ پاک کی اعانت سے ہے اور میں اپنی حول و قوت سے بری ہوں تو یہ ایک بڑا سبب ہے واسطے حضور قلب اور طہر سرائر کے ہر خیر سے رحمٰن و رحیم دو نام ہیں ان کو رحمت سے نکالا ہے ایک دوسرے سے ابلغ تر اور بڑھکر ہے جیسے علام و علیم ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے یہ دو اسم رقیق ہیں ایک دوسرے سے زیادہ تر ارق ہے فاتحہ سات آیت ہے ثلاث و نصف واسطے اللہ تعالیٰ کے اور ثلاث و نصف واسطے بندے کے اول اس کا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہے حمد کہتے ہیں زبان سے ثنا کرنے کو جمیل اختیاری پر اس سے ثنا بلسان حال خارج ہو گئی کیونکہ وہ ایک طرح کا شکر ہوتا ہے جمیل اختیاری سے وہ چیز مراد ہے جو انسان اپنے ارادے سے کرتا ہے اور جس جمیل میں انسان کی صنع نہیں ہے جیسے جمال وغیرہ اُس پر ثنا کرنا مدح کہلاتا ہے حمد فرق درمیان حمد و شکر کے یہ ہے کہ حمد متضمن ہے

مع ثنا کو امر محمود پر بذکر محاسن خواہ حامد پر احسان ہو یا نہ ہو اور شکر نہیں ہوتا مگر احسان مشکور پر اس لیے حمد عام تر ہے شکر سے کیونکہ یہ حمد محاسن و احسان پر نہیں ہوتی ہے اللہ کی حمد اسمائے حسنے اور خلق آخرت و اولی پر کیجاتی ہے ولہذا فرمایا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا اور فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وغیرہ آیات اور شکر نہیں ہوتا مگر انعام پر تو یہ حمد سے بایں وجہ خاص تر ٹھہرا لیکن دل و دست و زبان سے ہوتا ہے ولہذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِعْمَلُوْا آلَ دَاوٗدَ شُکْرًا ؎

اَفَادَتْکُمُ النَّعْمَاءُ مِنِّیْ ثَلَاثَةً ۔ یَدِیْ وَلِسَانِیْ وَالضَّمِیْرَ الْمُحَجَّبَا

اور حمد فقط دل و زبان سے ہوتی ہے پس اس وجہ سے شکر براہ انواع خود اعم ہے اور حمد براہ اسباب خود اعم ہے الف لام الحمد کا واسطے استغراق کے ہے یعنے ساری انواع حمد کے خاص اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں نہ واسطے غیر اللہ تعالیٰ کے پھر جس شئے میں مخلوق کی صنعت نہیں ہے جیسے پیدا کرنا انسان کا یا زمین و آسمان کا یا آنکھ و کان کا یا رزق رسانی وغیر ذالک تو یہ ظاہر ہے اور جو چیز ایسی ہے کہ اس پر مخلوق کی حمد کی جاتی ہو جیسے ثنا کرنا صالحین و انبیاء پر یا فاعل معروف پر خصوصًا جس نے تیرے ساتھ احسان کیا ہو تو یہ سب ثنا و حمد بھی اللہ ہی کے لیے ہے کیونکہ اس نے اُس فاعل اور اُس کی فعل کو پیدا کیا ہے اور اس معروف کو اُس کی طرف محبوب کر دیا اور اُس کو قوت دی کہ وہ یہ کام کرے اسی طرح اور افضال الٰہی کا حال ہے کہ اگر اس کے بعض میں کچھ بھی اختلال آجائے تو پھر اُس محمود کی حمد نہ کی جائے تو اب اس اعتبار سے ساری حمد اللہ ہی کے لیے ٹھہری ؎

حمد را با تو نسبتی ست درست ۔ بر در ہر کہ رفت بر در تست

اللہ علم ہے یعنے خاص نام ہمارے رب تبارک و تعالیٰ کا اس کے معنے معبود ہونے کے بقولہ تعالیٰ وَهُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ یعنے معبود آسمانوں اور زمین کا وہی ایک اللہ ہے جو کوئی سموات و ارض میں ہے وہ اس رحمان کے پاس بندہ ہو کر آئے گا سب اُس کے بندے ہیں اور وہ سب کا معبود برحق ہے اس لفظ جلالہ میں ثبوت ہے توحید الٰہیت کا جس کی طرف سارے پیغمبروں نے آدم سے لے کر خاتم تک دعوت کی ہے اور اسی کے لیے ساری کتابیں اُتری ہیں یہ شرک ساری جہان کی مشرکوں کا اسی توحید میں ہوتا ہے اور جب تک کوئی بندہ یہ اعتقاد نہ کرے کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے تب تک اُس کی توحید درست نہیں ہوتی جو کوئی برخلاف اس عقیدے کے ہے وہی مشرک فی العبادۃ ہے رب کے معنے یہ ہیں کہ مالک و متصرف ہے ہر چیز کا اس سے ثبوت توحید ربوبیت کا ہوا اس توحید کے سارے اہل شرک بھی قائل تھے یعنے وہ اللہ کو خالق و رازق و مدبر عالم اعتقاد کرتے تھے اب جو کوئی کسی غیر

اللہ کا تصرف زمین یا آسمان میں بتائے تو وہ شرک فی التصرف ہوگا جس طرح کہ جہال اہل اسلام یہ اعتقاد فاسد حق میں اولیا و قبور کے رکھتے ہیں عالمین جمع ہے عالم کی عالم کہتے ہیں کل ما سوا اللہ کو جو چیز اللہ کے سوا ہے فرشتہ ہو یا نبی انسی ہو یا جنی وغیر ذلک وہ سب مربوب و مقہور و متصرف فیہ و فقیر و محتاج و نیازمند بے نیاز ہیں جس کی شان وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے اور وہ غنی و صمد ہے کسی کا محتاج نہیں بلکہ سب اپنے وجود و بقا میں اُسکے حاجتمند ہیں یہ حصر کہ مراد عالمین سے چودہ ہزار عالم ہیں ٹھیک نہیں ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے عوالم کا حال سوا اللہ کے کوئی نہیں جانتا وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ اس صیغہ جمع سے یہ بات ثابت ہے کہ کل ما سوا اللہ کا رب یعنے پالنے والا رزق دینے والا تدبیر کرنے والا پیدا کرنے والا مارنے والا بلا ٹالنے والا اللہ ہی خواہ وہ مخلوق ہمیں معلوم ہو یا نہ ہو اور حاضر و محسوس ہو یا غائب و مخفی سوا اس ذات کے نہ کوئی مستحق عبادت ہے اور نہ لائق تصرف و لہذا بعد اس کے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہا ہے کیونکہ ربوبیت ایک شعبہ ہے رحمت کا یہی رحمت اس امر کی مستحق ہے کہ وہ اپنے بندوں کو پالے پرورش کرے روزی دے اُن کی مرادیں پوری کرے اُن کی حاجتیں بر لائے اُن کی بلائیں ٹالے اُن کی حیات و موت و نشو ر کا بند و بست کرے سو وہ اللہ ہی کی شان ہے کسی مخلوق کی خواہ وہ مقبول بارگاہ خداوندی ہو جیسے ملائکہ و انبیاء مرسلین و اولیاء و شہداء و صالحین یا مردود درگاہ ہو جیسے شیاطین و بتان و اصنام و بھوت و پری و شجار و حجار و قبور و فساق و فجار وغیرہ پھر فرمایا مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اور ایک قرأت میں مَلِكِ آیا ہے اس سورت کے اول میں کہ فاتحہ مصاحف ہے ذکر الوہیت و ربوبیت و ملک کا کیا جس طرح کہ آخر سورۂ مصحف قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ إِلٰهِ النَّاسِ میں انہیں ہر سہ اوصاف کو بیان کیا ہے یعنی ان اوصاف کا ذکر مجموعاً اول قرآن میں آیا ہے پھر آخر قرآن میں ہی اب جو بندہ اپنے نفس کا ناصح ہو اُس کو ضرور ہے کہ وہ اس جگہ توبہ و اعتنا کو صرف کرے اور جستجو کرنے میں اس موقع سے بذل جہد فرمائے اور جانے کہ تعلیم پیغمبر نے ان اوصاف کو اول قرآن پھر آخر قرآن میں جمع نہیں کیا مگر اسی لیے کہ شدت حاجت عباد کو طرف معرفت صفات مذکورہ کے معلوم کیا ہر صفت منجملہ ان صفات کے ایک معنے جداگانہ رکھتی ہے ایک معنے ایک صفت میں ہیں اور دوسری صفت میں دوسرے معنے ہیں جیسے کہ الفاظ محمد رسول اللہ خاتم النبیین سید ولد آدم کہ یہاں ہر وصف کے معنے غیر معنے وصف دیگر ہیں سو جب یہ بات جان لی کہ اللہ کے معنے اِلٰہ ہے اور اِلٰہ کے معنے معبود ہے پھر جس نے اللہ کو پکارا اور اُس کے نام پہ جانور ذبح کیا اور اُس کی نذر مانی تو اب اُس نے گویا اللہ کو پہچان لیا اور سمجھ لیا کہ یہ کام اُسی کے لیے چاہییں اور اگر اُس شخص نے کسی اور مخلوق کو طلب ہو یا خبیث پکارا اور اُس کے لیے جانور ذبح کیا گو وقت ذبح کے اللہ کا نام لیا

ہو یا اُس کی منت مانے تو گویا اُسی مخلوق کو اپنا اللہ یعنی معبود اعتقاد کیا اور معرفت اس شخص کی ویسی ہی ٹھہری جیسے کہ بنی اسرائیل کی معرفت تھی کہ انہوں نے گوسالہ کو پوجا سو گوسالہ پرستی کا وہی سبب ہے جو اللہ کے سوا اُس کا معبود ٹھہرا ہے شجر ہو یا حجر فرشتہ یا ستارہ یا جن یا بشر یا قبر یا کسی کا چلہ و مکان یا کوئی نشان و نقصان ممکن جب بنی اسرائیل پر یہ بات ظاہر ہوئی کہ ہم نے غیر اللہ کو پوجا تو وہ ڈر گئے اور جو ذکر قرآن میں آیا ہے وہ کہنے لگے وَلَمَّا سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا قَالُوا لَئِن لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ اس جگہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شرک میں جہل عذر نہیں ہوتا ہے ہاں توبہ سے شرک مٹ جاتا ہے جبکہ سچے دل سے کی ہو ورنہ یہ بھی نفاق ہوتا ہے کہ ظاہر میں تو تائب ہوا اور باطن میں یہ بدستور فاسق ہے جس طرح کہ اس زمانے میں اکثر خلق کا حال اسی طرح ہے ع دل میں ہو یاد صنم ہاتھ میں قرآن ہو تو

رب کے معنے ہیں مالک متصرف کے سو اللہ تعالیٰ ہر شی کا مالک ہے اور اُسی کا تصرف ہر چیز میں چلتا ہے اور یہی حق ہے بت پرست لوگ جن سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے مقاتلہ کیا تھا جس جگہ جا بجا ذکر اس قتال کا قرآن مجید میں آیا ہے وہ بھی اس کے قائل تھے کہ مالک ہر شے کا اور متصرف ہر شی میں سب سے کقولہ تعالیٰ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ الیٰ قولہ أَفَلَا تَتَّقُونَ اب جو کوئی اللہ کو کسی مصیبت کے ٹلنے اور کسی اٹکے کام کے نکلنے کے لیے پکارے پھر کسی مخلوق کو بھی اسی کام کے لیے پکارے خصوصاً اپنے نفس کو طرف عبدیت مخلوق مذکور کے منسوب کر کے ٹھہرا یوں کہے فُلَانٌ عَبْدُكَ یا عبد علی یا عبد النبی یا عبد الحسین یا عبد الرسول یا عبد الزبیر نام رکھے ونحو ذالک تو اُس نے گویا اُس مخلوق کی ربوبیت کا اقرار کیا اور اُس کے پکارنے میں اپنی جان کو اُس کا بندہ و عبد ٹھہرایا اور اعتراف اپنی عبودیت کا واسطے اُس کے کیا اور یہ اسی لیے کیا کہ وہ کوئی خیر لاوے اور کسی شر کو دفع کرے اور جب اپنا نام عبد رکھا تو اُس مخلوق مدعو کو رب جانا اگرچہ اس بات کا اقرار نہیں کیا ہو کہ وہ رب العالمین ہے بلکہ معنی ربوبیت کا جو کیا ہے اللہ پاک کہ اس بندے پر رحم کرے جو اپنی جان کا خیر خواہ ہے اور ان کلمات کا تلفظ کرتا ہے اور کلام اہل علم سے اس بات کا سائل ہے کہ انہوں نے اس سورت کی تفسیر بولتا تھی کہ ہو یا نہیں اس لیے کہ علماء صاحب صراط مستقیم میں کہیں یوم الدین کی تفسیر نزدیک جمہور مفسرین کے وہی ہے جو خود اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمائی وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ صریح پہلی تفسیر کے معنے بوجہ لی ہیں نے وجہ تخصیص مالک ہونے کی اُس دن میں معلوم کر لی لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ حالانکہ اللہ تعالیٰ ہر شے کا مالک ہے کیا یہ یوم اور کیا غیر اس کا وہو علیٰ کل شیء

کبیرہ ہے کہ اُس کی شناخت پر دخول جنت کا نصیب ہوتا ہے اور اُس کے جہل سے دوزخ میں جانا پڑتا ہے بعض اہل علم نے فرمایا ہے فَیَا لَهَا مِنْ مَسْئَلَةٍ لَوْ دَخَلَ الرَّجُلُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ عِشْرِينَ سَنَةً لَمْ يُوَفِّهَا حَقَّهَا یعنے اگر کوئی شخص اس مسئلہ کو معلوم کرنے کے لیے بیس برس تک سفر کرے تو بھی حق اس مسئلہ کا پورا نہ ہو اب یہ معنی کہاں اور اس معنی پر ایمان لانا کہاں قرآن پاک میں یہ صراحت اور حدیث شریف میں یہ ارشاد کہ یا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اور پھر صاحب بردہ یوں کہیں ؎

وَلَنْ يَضِيقَ رَسُولَ اللّٰهِ جَاهُكَ بِي	إِذَا الْكَرِيمُ تَحَلَّى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ	فَإِنَّ لِي ذِمَّةً مِنْهُ بِتَسْمِيَتِي
مُحَمَّدًا وَهُوَ أَوْفَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ	إِنْ لَمْ يَكُنْ فِي مَعَادِي آخِذًا بِيَدِي	فَضْلًا وَإِلَّا فَقُلْ يَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

اب شخص ناصح نفس خود ان ابیات میں ذرا غور کرے کہ ان کے معنے کیا ہوئے جس پر کہ ایک گروہ عباد کا معتقد ہے اور دعوئی عالم ہونے کا رکھتا ہے اور اس قصیدے کی تلاوت کو قرآن عظیم کی تلاوت پر اختیار کرتا ہے بھلا کیا دل میں بندے کے تصدیق ان ابیات کی اور تصدیق اس قول خدا کی لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلّٰهِ اور اس حدیث کی یا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا مجتمع ہو سکتی ہے لا واللہ یہ اجتماع ہرگز نہیں ہو سکتا کیا کسی شخص کا دل اس بات کی گواہی دے سکتا ہے کہ موسٰے و فرعون دونوں صادق تھے یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ابوجہل دونوں حق پر تھے ؎

وَاللّٰهِ مَا اسْتَوَيَا وَلَنْ يَتَلَاقَيَا		حَتّٰى تَشِيبَ مَفَارِقُ الْغِرْبَانِ	

بس جس شخص نے اس مسئلے کو پہچان لیا ہے اور قصیدہ بردہ کو اور اس کی آشفتہ حالوں کو بھی جان لیا ہے وہ اس امر کا بھی عارف ہے کہ اسلام غریب ہو گیا ہے مسلمانی در کتاب و مسلمانان در گور اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ یہ علمآء اُن کی ہمارے ساتھ اور حلال کر لینا اُن کا ہمارے خون و اموال و عورات کو کچھ تکفیر و قتال کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ آغاز اس تکفیر و قتال کا خود اُن کی طرف سے ہے وہ ہم سے اِن آیات پر لڑتے ہیں لَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ أَحَدًا و قولہ أُولٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ و قولہ لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ بِشَيْءٍ الآیۃ سو یہ بعض معانی ہا لک شم الدین کے ہوئے باجماع جمیع مفسرین اور خود بھی تفسیر اس جملہ کی قائل ہے سورۃ اذا الشمس انفطرت میں فرمائی ہو جس طرح کہ اوپر گذر چکا و لا عطر بعد عروس ویسروا راہم عبادا ان غریبۃ و منو سیہا ہو کہ إِنَّ الْحَقَّ لَا يَتَبَيَّنُ إِلَّا بِالْبَاطِلِ وَبِضِدِّهَا تَتَبَيَّنُ الْأَشْيَاءُ اور ہم نے جو [illegible]
[illegible]

جلیل علیہما الصلوٰۃ والسلام علی الاجمال والتفصیل کا شناسا ہو جائے اور تیل حشر انکے
ہمراہ ہو اور دن جزا کے تو حوض سے روکا نہ جائے جسطرح کہ تارک و مانع انکے طریق کا روکا
جائیگا اور شاید تو دن قیامت کے صراط مستقیم سے گذر کر جائے گا اور تیرے پاؤن لغزش نہ کرین
جسطرح کہ ان لوگون کے پاؤن ڈگ جائینگے جو کہ راہ رست ملت ابراہیم علیہ السلام و دین قویم
محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے اسجگہہ دنیا مین متزلزل ہو گئے ہین ٥

کسانیکه زین راه برگشته اند
که هرگز بمنزل نخواهند رسید

برفتند و بسیار سرگشته اند
مپندار سعدی که راه صفا

خلاف پیمبر کسے راه گزید
توان رفت جز در پے مصطفے

اب یہ چاہیے کہ بندہ ہمیشہ اس دعائے فاتحہ کو ہمراہ حضور دل اور خوف و تضرع و تذلل کی
جناب اعلائے واقدس خداوندی مین کیا کرے اور اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ
کے عبادت کہتے ہین کمال خضوع و خاکساری اور نہایت درجے کی محبت و خوف و ذل کو معمول
کو اسجگہہ مقدم کیا ہے اور واسطے حصر و اہتمام تام کے مکرر فرمایا ہے یعنے ہم سب کسی کو نہین پوجتے
مگر تجھ کو اور بھروسا نہین کرتے مگر تجھ پر یعنی بکمال طاعت ہو اور تمام دین کا مرجع طرف انہین دو
مضمون کے ہے پہلا جملہ تبری ہے شرک سے بانواعہ اور دوسرا جملہ تبری ہے اپنے حول و قوت سے پس
اِیَّاكَ نَعْبُدُ کے یہ ہوئے اِیَّاكَ نُوَحِّدُ یعنے ہم اپنے رب کے ساتھ اُسکی عبادت مین کسیکو
شریک نہین کرتے ہین فرشتہ ہو یا پیغمبر پیر ہو یا شہید جن ہو یا انس شیطان ہو یا کوئی نشان
جسطرح کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کو فرمایا ہے وَلَا یَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِیّٖنَ
اَرْبَابًا اَیَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۔ اب اس آیت مین تامل کرکے حق ربوبیت کو
پہچاننا چاہیے جسکو جھوٹے مسلمان نام کے مومن ہر کسی کی طرف منسوب کرتے ہین صحابہ
اگر یہ کام ساتھ انبیا و رسل کے کرتے تو ابد اسلام سے کافر ہو جاتے تو اب جو شخص کہ یہ کام [illegible]
ساتھ سالار مدار قطب صاحب غیرہم کے کرے بہلا وہ کیونکر کافر نہ ہوگا بلکہ کفر سے بھی بدتر
ہے کہ جو کام اہل جاہلیت نے ساتھ اصنام و اوثان کے نہین کیے تھے وہ کام یہ نام کے مسلمان
جھوٹے کلمہ گو ساتھ اولیا اور انکے قبور کے کرتے ہین ان گور پرستون پیر پرستون نے تو
جہال زمانہ جاہلیت کے بھی کان کتر دیے ٥

پدرم جنت جاوید بگندم بفروخت ۔۔۔ ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم

لفظ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ مین دو امر ہین ایک سوال اعانت کا طرف سی اللہ پاک کے اور یہ توکل ہے دوسرے تبرا اپنے حول و قوت سی سو طلب کرنا اعانت کا طرف سی اللہ کے جسطرح کہ اوپر گذر چکا ہے منجملہ نصف حصّہ عبد کے ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ دعاے صریح ہے اور یہ حظ ہی بندے کا اللہ سے گویا بندہ کمال تضرع و الحاح سے یہ سوال کرتا ہے کہ مجھکو یہ مطلب عظیم روزی کر کہ اس مطلب سی بڑہکر اور فضلتر کسی کو دنیا و آخرت مین کوئی مطلب نہین دیا گیا ہے جسطرح کہ اللہ تعالٰے نے اپنے رسول پر بعد فتح کے یہ منت رکھی ہے اور فرمایا ہے وَیَھْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا مراد ہدایت سی اسجگہہ ارشاد و توفیق ہے اب بندہ اپنی ضرورت مین طرف اس مسئلے کے تأمل کرے کیونکہ یہ ہدایت متضمن ہے علم نافع و عمل صالح کو بروجہ استقامت و کمال و ثبات یہانتک کہ اللہ پاک سی جاملے صراط کہتے ہین کہلی ہوئی سیدہی راہ کو جس مین کوئی کجی نہو مراد اس راہ سے وہ دین ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ و علٰی آلہ وسلم پر نازل ہوا ہے یہ دین عبارت ہی اتباع کتاب و سنت سی پس جو امر خلاف اس اتباع کے ہے وہ کج ہے نہ راست اگر یہ کجی عقیدے مین ہی تو شرک ہی اور اگر عمل مین ہی تو بدعت ہی یہ سیدہا رستہ ایک ہی ہے اور باقی جتنے رستے ہین سوا اسکی وہ سب کج اور صراط مستقیم سے منحرف ہین و لہذا حدیث مین آیا ہے کہ شرک کے ستر در ہین اور بدعت کے بہتر ابن مسعودؓ کہتے ہین حضرتؐ نے ایک لکیر کہینچی پھر فرمایا یہ اللہ کی راہ ہے پھر اور لکیرین کہینچین داہین باہین اُس پہلی لکیر کے اور فرمایا یہ راہین ہین ہر راہ پر ان مین سے ایک شیطان ہے جو انسان کو طرف اُس کے بُلاتا ہے اور یہ آیت پڑہی اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِهٖ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اس حدیث مین اتباع کتاب و سنت کو صراط مستقیم فرمایا ہے اور سبل کو شرک و بدعت اور اُنکی پیروی سے نہی فرمائی ہے اصل نہی مین تحریم ہے جسطرح کہ اصل امر مین وجوب ہے اب جو کوئی حضرتؐ کی نہی پہ چلے اور آپ کے امر کو ترک کرے تو وہ شخص صریح گمراہ ہے اور صراط مستقیم سے منحرف و لہذا بہتر فرقون کو جو سبل مین داخل ہین ناری فرمایا ہے اور سالکین صراط مستقیم کو ناجی ٹھہرایا ہے اور کہا ہے کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے جو میری اور میرے اصحاب کی راہ پہ ہے یہ

راہ وہی صراط مستقیم ہے جس کی وصیت اللہ پاک نے آیت مذکور مین فرمائی ہے اور سورۂ
فاتحہ مین ہمکو طریقہ اُسکے سوال کرنیکا سکھایا ہے صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مراد منعم علیہم کو
اسطرح سمجھو یا تو اگلے انبیا اور اُنکے اصحاب باصفا ہین جو خالص توحید پر گذرے ہین اور توحید الوہیت
و ربوبیت کی قائل فاعل تھے یا ہمارے حضرتؐ اور اُنکے اصحاب عالی جناب ہین جو قرآن و حدیث کی
ہمیشہ تابع و متبع رہے اور اس سیدھی راہ سے دائین بائین نہین ہوئے سو بندہ ہمیشہ ہر رکعت نماز
مین اللہ سے یہ سوال کرتا ہے کہ مجھے اُنکی راہ دکھا اور بندے پر فرض ہے کہ وہ اللہ کی تصدیق کرے
اس بارے مین کہ یہ راہ جسکے سوال کرنیکی ہمکو ہدایت کی ہے یہی سیدھی راہ ہے اور جو طریق و علم یا عبادت
برخلاف اس راہ کے ہے وہ مستقیم نہین ہے بلکہ معوج ہے اور خطوط یمین و شمال مین ہر خط پر ایک شیطان
موجود ہے جو طرف اُس راہ کج کے اُسکو بلاتا ہے یہ پہلا واجب ہے اس آیت کا یہ اعتقاد بندے کو دل
سے رکھنا چاہیے اور فریب شیطان سے بچے کہ مجملاً اعتقاد لائے اور تفصیل کو ترک کرے کیونکہ اکثر
اہل ردت یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ حضرتؐ حق پر ہین اور حضرتؐ کا مخالف باطل پر ہے پھر جب ایسی
چیز سامنے ان کے آتی ہے جسکو اُنکا جی نہین چاہتا تو پھر وہ مصداق اس آیت کے ہوجاتے ہین
فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ یہ اعتقاد اُنکا مثل اعتقاد اہل شرک کے ہے کہ خدا کو رب خالق و
رازق و متصرف جانتے ہین لیکن جب انسے کہو کہ تم سوا اللہ کے کسی کی عبادت نہ کرو کہ یہی شرک
ہے تو قبول نہین کرتے اسیطرح اکثر لوگ یہ کہتے ہین کہ قرآن و حدیث پر ہمارا ایمان ہے لیکن جب وقت
امتحان کا آتا ہے تو قرآن و حدیث کو چھوڑکر تیری میری بات کی سند پکڑتے ہین اسیکا نام تقلید و
اتخاذ ہوی ہے ولہذا اللہ تعالیٰ نے تقلید کو اہل شرک و کفر سے حکایت کیا ہے اور ہوی کو معبود
صاحب ہوا کے ٹھیرایا ہے اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ اور جس کسی شخص کا معبود سوا اللہ
کے ہے وہی ہے مشرک اور راہ راست سے منحرف ہے

فالکفر لیس سوی العناد ورد ما	جاء الرسول بہ لقول فلان
فانظر لعلک ھکذا دون التی	قد قالہا فتبوا بالخسران

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ مراد ان لوگون سے جنپر غصہ ہوا وہ علما ہین جنہون نے
اپنے علم پر عمل نہ کیا اور مراد ان سے جو گمراہ ہوگئے وہ لوگ ہین جو عمل بلا علم کے کرتے ہین اول

صفت یہود کی ہے اور ثانی صفت نصاری کی ولہذا سفیان بن عیینہ نے کہا ہے مَنْ فَسَدَ مِنْ عُلَمَائِنَا فَفِيْهِ شِبْهٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ وَمَنْ فَسَدَ مِنْ عُبَّادِنَا فَفِيْهِ شِبْهٌ مِّنَ النَّصَارٰى بہت سے لوگ جب تفاسیر مین دیکھتے ہین کہ یہود مغضوب علیہم ہین اور نصاری ضالین تو جاہل آدمی کو یہ گمان ہوتا ہی کہ یہ آیت انہین کے ساتھہ خاص ہے حالانکہ ربّ نے اسپر یہ بات فرض کی ہے کہ وہ یہ دعا کرے اور ان صفات والون کے طریق سے پناہ مانگے سو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالی تو اس کو یہ دعا سکھائے اور اسپر یہ سوال کرنا فرض کرے لیکن مراد حذر کرنا اسکا ان کے فعال سے نہو یہ تو بالکل بدگمانی ہی ساتھ اللہ کے بلکہ مطلب اللہ کا اس تعلیم سے یہی ہے کہ مومن اعتقاد و اعمال و اقوال و حرکات و سکنات و احوال سے ان دونو فرقہ مغضوب و گمراہ کے حذر کرے اور انکی مشابہت سے ہزار کوس بہاگے اسلیے کہ قرآن مین فرمایا ہے وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اور حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ اب دیکھو کہ حذر کرنا تو کجا جو شخص آجکل یہ بات کہتا ہی کہ تم مطابق مضمون فاتحہ کے عمل کرو یعنے موحد بن جاؤ اور صراط مستقیم اتباع کتاب و سنت پر چلو اور طریقہ مخالفین دین اسلام کو چہوڑو اور تقلید رجال سے بہاگو اور نصوص قرآن و حدیث کو پکڑو اور محدثات امور سے بچو اور انواع شرک و اقسام بدعت سے دور رہو تو یہ خود اسی بجاے داعی الی اللہ اور مرشد و ہادی کو گمراہ سمجھتے ہین اور مبتدع جانتے ہین بلکہ اسکی تکفیر کرتے ہین ؎

يَا فِرْقَةً جَهِلَتْ نُصُوْصَ نَبِيِّهَا	وَقُصُوْدَهٗ وَحَقَائِقَ الْاِيْمَانِ
فَسَطَوْا عَلٰى اَتْبَاعِهٖ وَجُنُوْدِهٖ	بِالْبَغْيِ وَالتَّكْفِيْرِ وَالطُّغْيَانِ
لِلّٰهِ حَقٌّ لَا يَكُوْنُ لِغَيْرِهٖ	وَلِعَبْدِهٖ حَقٌّ هُمَا حَقَّانِ
لَا تَجْعَلِ الْحَقَّيْنِ حَقًّا وَّاحِدًا	مِنْ غَيْرِ تَمْيِيْزٍ وَّلَا فُرْقَانِ

آمین فاتحہ مین داخل نہین ہی لیکن آمین ہی لفظ و معنی دعا پر یعنے ای اللہ تو ہماری اس تمنا و دعا کو قبول فرما سو جاہل کو یہ بات بتادینا چاہیے تاکہ وہ اس لفظ کو کلام سمجہ لے بالجملہ سورۂ فاتحہ مین کئی مسائل ہین ایک اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اس مین توحید خالص ہے دوسرا مسئلہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ہے اسمین متابعت حق ہی تیسرا ارکان دین ہے حب و رجا و خوف سو حب جملہ اولی مین ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور رجا جملہ دوم مین اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ہین ان دونون کو سوا تمیز و فرق بکے ایک کردے ۱۲

تلن کیں

اورخوف جملہ سوم مین مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ چوتہا ہلاک ہوتا ہے اکثر لوگون کا جہل مین آیۃ اصلی سی
یعنی استغراق الحمد للہ کا اور استغراق ربوبیت عالمین کا پانچوان بیان ہے اول منعم علیہم اور اہل
اہل غضب ضلال کا چہٹا ذکر ہے منعم علیہم کا بظہور کرم وحمد ساتوان ظہور قدرت و مجد کا ہے ذکر مغضوب
علیہم ولا الضالین مین آٹھوان دعاے فاتحہ ہے ہمراہ اسقدر ل کی کہ قلب غافل کی دعا قبول نہین ہوتی ہی

	ترا زبان دگر و دل دگر دعا چہ کند		حسن دعاے تو گر مستجاب نیست مرنج	

نوان جملہ یہ ہے صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ اسمین دلیل ہے حجیت اجماع پر اگر وجود اسکا ہو
دسوان مسئلہ ہلاک ہے انسان کا جبکہ وہ طرف اپنی نفس کے حوالہ کردیا جاے گیارہوان مسئلہ نفی
ہی توکل پر جبکہ انسان اپنے اوپر بہروسا کر بیٹھے بارہوان مسئلہ تنبیہ ہے بطلان شرک پر تیرہوان
مسئلہ تنبیہ ہے بطلان بدعۃ پر چودہوان مسئلہ آیات فاتحہ مین انسان اگر اس سورت کی ہر آیت
کو بخوبی سمجہ لے تو فقیہ کامل ہوجاے اہل علم نے ہر آیت کے معنے مین ایک تصنیف مفرد کی ہے۔

ف احادیث مین جو ترغیبات بابت قرأت قرآن و تلاوت و تعلم و تعلیم کتاب اللہ کے آئے
ہین اور وہ بہت کثرت سے ہین سو وہ سب تلاوت و تعلم و تعلیم فاتحہ پر بہی مترتب ہوتے ہین
اسلیے کہ فاتحہ اللہ پاک کا کلام ہے اور افضل و اجمع کلام ہے ولہذا بالخصوص فضائل اس سورت
مبارکہ کے آئے ہین حدیث ابو سعید بن المعلیؓ مین فرمایا ہے هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ
الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ طلاق لفظ قرآن عظیم کا اس
سورت مختصر پر دلیل ہی کمال عظمت پر اس کلام عالی مقام کی اُبی بن کعب سے فرمایا تہا وَالَّذِيْ
نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اُنْزِلَ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا وَاِنَّهَا
سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ
صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ
یہ حدیث نص قطعی ہے عظمت پر اس سورت کی اسلیے کہ اول حضرتؐ نے قسم کہائی واسطے تاکید امر
مابعد کے اور حضرتؐ کی قسم بلاشک وشبہ کی سچی ہے پہر اسکو ہر چہار کتب آسمانی سے بہتر ٹھیرایا کیونکہ
کہا کہ اس جیسی سورت فاضلہ جامعہ کسی کتاب سابق مین نہین اُتری حتی کہ قرآن مین بہی ایسی سورت کی
کوئی سورت دربارۂ اپنے معانی خاصہ کے نہین ہے اس سے زیادہ اور کیا مبالغہ ہوسکتا ہے کہ یہ چیزہ

کل سے بڑھکر ٹھیرا اور خود اس مقدار قلیل کو قرآن عظیم فرمایا ہے مثانی اسلیے کہا گیا تو یہ دو بار آتری ہے ایکبار مکے مین اور بار دیگر مدینے مین سو یہ تثنیہ نزول بجائے خود ایک دلیل قوی ہے اسکی فضیلت وشرف پر یا یہ ہر نماز مین بار بار پڑہی جاتی ہے حدیث انس مین آیا ہے کہ حضرت نے ایک شخص سے جو قریب آپکے سفر مین اُترا تہا فرمایا أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ الْقُرْآنِ قَالَ بَلٰى فَتَلَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ اس جگہہ اس سورت کو افضل قرآن ٹہیرایا ہے ولله الحمد اور حدیث ابوہریرہؓ کی جسمین کہ یہ کہا تہا نِصْفُهَا لِيْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِيْ پہلے گذر چکی ہے اور وہ حدیث قدسی ہے ابن عباسؓ کہتے ہین حضرت جبرئیلؑ پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھے تھے کہ اتنے مین ایک آواز اوپر سے سنی جبرئیلؑ نے کہا یہ ایک دروازہ ہے آسمان کا جو آج کہلا ہے پہلے کبہی نہین کہلا تھا پھر ایک فرشتہ اُس دروازے سے اُترا کہا یہ فرشتہ کبہی زمین پر نہین آیا تہا مگر آج کے دن اُس فرشتے نے سلام کیا اور کہا أَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ أُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِّنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيْتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا

ف حدیث ابوہریرہؓ مین مرفوعاً آیا ہے كُلُّ أَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيْهِ بِبِسْمِ اللّٰهِ فَهُوَ أَجْذَمُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ یعنی جس عمدہ کام کو بسم اللہ سے شروع نہین کرتے وہ بے برکت ہو جاتا ہے اور ابن عمرؓ رفعاً کہتے ہین كَانَ جِبْرِيْلُ إِذَا جَاءَ بِالْوَحْيِ أَوَّلُ مَا يُلْقِيْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ یہ دلیل ہے اثبات پر کہ بسملہ ایک آیت مستقل ہے ہر سورت کی ثعلبی نے کہا بسم اللہ اسم اعظم ہے بخاری کا لفظ جابر سے یہ ہے اِسْمُ اللّٰهِ الْأَعْظَمُ هُوَ اللّٰهُ أَلَا تَرٰى أَنَّهٗ فِيْ جَمِيْعِ الْقُرْآنِ بُدِئَ بِهٖ قَبْلَ كُلِّ اسْمٍ حضرت علی مرتضیٰؓ کہتے تھے جب تو کسی ورطے مین پڑے تو بسم اللہ الآیۃ اور حوقلہ کہہ اللہ جو انواع بلا یا چاہتا ہے وہ اس کہنے کے سبب سے دور کر دیتا ہے رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ وَالسُّيُوْطِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهٗ مَطْوِيًّا اور دربارہ سورہ فاتحہ صحیحین مین آیا ہے وَمَا يُدْرِيْكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ اور بعض روایات مین فرمایا ہے شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ حدیث معقل بن یسار مین یون آیا ہے کہ فاتحہ مجھے زیر عرش سے دی گئی ہے رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ کتاب الدار والدارمین

[illegible] برکت کہہ سارے قرآن [illegible] شروع کیا جاتا ہے ۱۲ ؎ اسکو ابن السنی اور سیوطی نے ابن عباسؓ سے اسیطرح روایت کیا ہے ۱۲

بیان رقیہ کا ساتھ فاتحہ کے لکھا گیا ہے وللہ الحمد ایک جماعت اہل علم نے تفسیر فاتحہ کی مستقل طور پر لکھی ہے اور بعض نے مسائل علوم کثیرہ اس کی استخراج کیے ہین کتاب منازل السائرین اور اسکی شرح مدارج السالکین اور رسالہ تجرید التوحید المفید للمقریزی گویا تفسیر فاتحہ ہین صاحب کتاب دین خالص وغیرہ نے تیس مواضع مین اس سورت سے توحید پر استدلال کیا ہے وللہ الحمد اس جگہہ یہ بیان اس سورت کا علاوہ اس بیان کے ہے جو کہ فتح البیان اور ترجمان القرآن مین لکھا گیا ہے

در بند آن مباش کہ مضمون نماندہ ست	صد سال میتوان سخن از زلف یار گفت

غرضکہ پہلے بسم اللہ توحید کی یہی بسملہ و فاتحہ ہے جس نے اسکے معنے سمجھکر عمل کیا تو وہ موحد خالص ہوا اور ناجی ٹھیرا اور جس نے برخلاف اسکے عقیدہ و عمل رکھا وہ مشرک یا بدعتی ہوا اللہم احفظنا

لٰكِنْ كَيْفَ شِئْتَ فَإِنَّ اللّٰهَ ذُو كَرَمٍ	وَمَا عَلَيْكَ إِذَا أَذْنَبْتَ مِنْ بَأْسٍ
إِلَّا اثْنَتَيْنِ فَلَا تَقْرَبْهُمَا أَبَدًا	اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالْإِيذَاءُ لِلنَّاسِ

سورۂ کافرون

اس سورت شریف کو حدیث ابن عمر مین برابر ربع قرآن کے ٹھیرایا ہے أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ وَالطَّبَرَانِيُّ نوفل بن معاویہ اشجعی نے کہا تہا اے رسول خدا مجھے کچھ سکھا دو کہ مین بستر پر جاکر پڑہا کرون فرمایا کافرون پڑہکر سویا کر کہ یہ برات ہے شرک سے أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَأَهْلُ السُّنَنِ ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ فرمایا کیا مین تمکو ایسا کلمہ نہ بتا دون جو تمکو اشراک باللہ سے نجات دے تم سورۂ کافرون وقت سونیکے پڑہا کرو أَخْرَجَهُ أَبُو يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ حدیث زید بن ارقم مین رفعًا آیا ہے جو ملا اللہ سے یہ دو سورتین لیکر اسپر کچھ حساب نہین کافرون و قل ہو اللہ احد أَخْرَجَهُ ابْنُ مَرْدُوَيْهِ وجہ اسکی یہ ہے کہ ان دونو سورتون مین ذکر اخلاص توحید اور رد شرک کا ہے اسلیے جو کوئی مطابق انکے عقیدہ رکھیگا اور عمل کرکے اللہ سے ملیگا تو اللہ اسکی مغفرت کرے گا ولہذا زید بن حارثہ سے فرمایا تہا کہ جب تو بستر پر آئے تو ان دونون سورتون کو آخر تک پڑھ لے کہ یہ برات ہے شرک سے پڑہنا ان دونون سورتون کا سوتے وقت اسلیے ارشاد کیا کہ اگر اس رات مین مرجائے گا تو موحد مرے گا شرک سے بری رہے گا وللہ الحمد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ وَلَا أَنَا
عَابِدٌ مَا عَبَدْتُّمْ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ترجمہ تو کہہ اے
منکرو مین نہین پوجتا جسکو تم پوجو اور نہ تم پوجو جسکو مین پوجون اور نہ مجہ کو پوجنا جسکو تمنے پوجا
اور نہ تمکو پوجنا جسکو مین پوجون تمکو تمہاری راہ اور مجھکو میری راہ توضیح قرآن مین کہا ہے یعنی تمنے
ضد باندہی اب سمجہانا کیا فائدہ جب تک اللہ تعالے فیصلہ کرے انتہی۔ ابن کثیر نے کہا یہ سورت بیزاری
ہے اس عمل سے جو مشرک کرتے ہین اسمین حکم ہے اخلاص توحید کے اختیار کرنیکا لفظ کافرون
شامل ہے ہر کافر کو جو روے زمین پر ہے اگرچہ مخاطب وال اس خطاب و مواجہت کی کفار قریش تھے
کہا ہے کہ وہ حضرت کو اپنے جہل سے یہ کہتے تہے کہ ایک سال تم ہمارے بتون کو پوجو ایک سال ہم تمہارے
معبود کو پوجین گے اسپر یہ سورۃ اتری اللہ پاک نے فرمایا اے پیغمبر تم انکے دین سے بالکل بیزار
ہو جاؤ اور کہدو کہ جسکو تم پوجتے ہو یعنے اصنام و انداد و اوثان مین انکو ہرگز نہین پوج سکتا اور نہ
جسکو مین پوجتا ہون یعنے اللہ وحدہ لا شریک لہ تم اسکو پوجوگے پہر دوبارہ یہی فرمایا کہ مین
عبادت مین تمہاری راہ پر نہین چل سکتا اور نہ تمہارا مقتدی ہو سکتا ہون مین تو اللہ کی عبادت مطابق
اسکی رضا و محبت کے کرتا ہون اور کرونگا تم اسکے حکم و شرع کی اسکی عبادت کرنے مین پیروی نہین
کرتے بلکہ تمنے اپنے جی سے ایک نئی چیز نکالی ہے کما قال تعالے اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ
وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى پس حضرت نے انکے سارے اعمال
سے تبرا کیا کیونکہ عابد کو ایک معبود درکار ہوتا ہے جسکی وہ عبادت کرے اور اسکی راہ پر چلے۔
چنانچہ رسول اور اتباع رسول نے اللہ تعالے کو موافق اسکی شرع کے پوجا ولہذا کلمہ اخلاص لا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے یہی معنے ہین کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہ ہوا اور نہ سوا
اسکی راہ کے جو رسول لائے ہین کوئی راہ ہو رہے مشرک کافر سو عابد غیر اللہ ہین جسکا اللہ نے
حکم نہین دیا و لہذا آنحضرت نے ان سے کہدیا کہ تمہارا دین تمہارے لیے ہے اور ہمارا دین ہمارے لیے
کما قال سبحانہ و تعالی وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ
وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ اور فرمایا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ بخاری نے کہا یعنے تمکو تمہارا دین
کفر ہے اور مجہ کو میرا دین اسلام بعض نے کہا اس آیت کے یہ معنے ہین کہ ہین اس دم نہین پوجتا جو تم

پوجتے ہو اور نہ مین باقی عمر اپنی مین تمہاری بات مانون اور نہ تم اُسکو پوجوگے جسکو مین پوجتا ہون
یہ وہی لوگ ہین جنکے حق مین فرمایا ہے وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا
وَكُفْرًا امام شافعی وغیرہ نے لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ سے اس بات پر استدلال کیا ہو کہ کفر ملت واحدہ
ہے یہود نے نصاری سے اور نصاری نے یہود سے ملت اخذ کی ہے کیونکہ ان دونون کی اسمین نسبت باہم
حسب سہر جسکے وہ متوارث ہوتے ہین غرضکہ اسلام کے سوا جتنے ملل ونحل وادیان و مذاہب ہین باطل
ہین سب ملکر ایک چیز کے ہین حافظ ابن القیم نے بدائع الفوائد مین اس آیت کے نیچے دس فصلے لکھے
ہین اور کہا ہے کہ نفی محض اس سورت عظیمہ کا خاصہ ہے اسلیے کہ یہ سورت برات ہی شرک سے جس
طرح کہ حدیث مین آیا ہے مقصود اعظم اس سے یہی بیزاری مطلق ہے درمیان موحدین و مشرکین
کے ولہذا واسطے تحقیق برات کے جانبین مین حرف نفی لایا گیا ہے حالانکہ صریحا متضمن اثبات ہے
یعنے لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ برات محض ہی وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ اثبات معبود برحق
ہی جسکی عبادت سے یہ مشرکین بری ہین پس یہ سورت بسبب اس تضمن معنی نفی و اثبات کے مطابق قول
امام الحنفاء کے ہے إِنَّنِي بَرَاءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي اور موافق فرقہ توحید کے ہی کہ
وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ کو لہذا حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ان دونون سورتون
کو سنت صبح ومغرب مین پڑھتے تھے اسلیے کہ یہ سورۂ اخلاص مین اور شامل ہین ہر دو نوع توحید پر جن
بغیر کسی بندہ کی نجات وفلاح نہین ہو سکتی ہے وہ دو نوع یہ ہین ایک علم واعتقاد اللہ کی تنزیہ
کا شرک وکفر وولد ووالد سے کیونکہ اللہ احد صمد لم یلد ولم یولد ہے دوسری نوع توحید کی قصد و
ارادہ ہے کہ سوا اللہ کے کسی کی عبادت مقصود و مراد نہ ہو اور کسی کو اسکی عبادت مین شریک نکرے
بلکہ نرا اکیلا اللہ ہی معبود ٹھہرے سو یہ سورت اس مقصد محمود پر بخوبی مشتمل ہے اور غرض تکرار عبارت
سے تاکید وقطع طمع کفار ہے اجابت رسول سے مراد دین سے یہ ہو کہ تم کفر و شرک پر راضی ہو اور مین توحید
واسلام پر راضی ہون یا تمکو تمہارے عمل کی جزا ملے گی اور مجہ کو میرے عمل کی اسلیے کہ دین بمعنی جزا بھی
آتا ہے كَمَا تَدِينُ تُدَانُ جسنے کہا کہ یہ آیت یا یہ ساری سورت منسوخ ہے اُس نے غلطی کی بلکہ یہ
سورت محکم ہے اسمین دخول نسخ کا محال ہے یہ تو مؤکد اخلاص توحید ہے ولہذا اسکو سورۂ اخلاص
کہتے ہین اور اسمین برات محض ہر شرک وکفر سے یعنے مین ہرگز تمہاری موافقت نہ کرون گا

اسلیے کہ تمہارا دین بالکل باطل ہی اور وہ تمہاری ساتھ مختص ہے میری شرکت اسمین لعنی جہ او تم
اس دین حق مین میری شرکت نہین کرتے ہو تو یہ غایت درجی کی برارت ہوئی اقرار کہان ہے
جسکی بنیاد پر نسخ کہا جائے یا تخصیص ٹہیری یہی حکم اُس برارت کا ہے جو درمیان اتباع رسول و
اہل سنت اور درمیان اہل بدع وضلال کے ہے خلفاء و ذریت رسول نے بھی مشرکین و کفار سے
یہی بات کہی تھی لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلَنَا دِیْنُنَا اس سے یہ لازم نہین آیا کہ اُنہون نے انکو انکی بدعت
پر مقرر کر رکہا تھا بس اس کہنے مین اپنی برارت کا اظہار کیا تھا معہذا وہ مشرکین پر جہاد کرتے تھے
اور مبتدعین پر رد فرماتے اِنْتَھٰی مَاقَالَہٗ ابْنُ الْقَیِّمِ مُلَخَّصًا اب جو مسلمان معنی اس سورت کے
بخوبی سمجھ لیگا وہ شرک عبادت غیر اللہ سے بری ہو جائیگا اور جس نے اس سورت کو پڑہا اور سمجھا
اور موافق اسکے عمل نہ کیا اور عقاد نہ رکھا تو وہ منافق ہی یا مشرک کافر اسکا ظاہر موافق باطن کی نہ ہو عیاذا باللہ

سُوْرَۃُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

اس سورت کے نام بہت ہین مشہور نام اسکا سورۂ اخلاص ہے ان نامون کو خطیب نے ذکر کیا ہے کثرت
نامون کی دلیل ہی شرف مسمی پر اس سورت مین توحید کی صراحت اور بت پرستون پر رد اور قائلین
تثنیہ و تثلیث پر انکار ہے یہ سورت چار یا پانچ آیت ہی بعض نے کہا مکی ہی اور بعض نے کہا مدنی ہی
ابی بن کعب کہتے ہین مشرکون نے حضرت سے کہا تھا کہ اے محمد تم ہمکو نسب اپنے رب کا بتاؤ اسپر اللہ نے
یہ سورت نازل کی جو شے پیدا ہوتی ہے وہ مرتی ہی اور جو مرتی ہے وہ موروث ہوتی ہے اللہ تعالے
نہ مرے اور نہ کوئی اسکا وارث ہی اللہ کا کوئی شبیہ و عدیل نہین ہی لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ
وَالْبُخَارِیُّ فِیْ تَارِیْخِہٖ وَابْنُ قُتَیْبَۃَ وَالْحَاکِمُ وَصَحَّحَہٗ اسکو ترمذی نے بھی ابو العالیہ سے مرسلا
روایت کیا ہی اور ذکر ابی بن کعب کا نہین کیا اور کہا کہ یہ اصح ہے جابر کہتے ہین ایک اعرابی نے اکر
حضرت سے کہا اِنْسِبْ لَنَا رَبَّکَ اسپر یہ سورت آئی اَخْرَجَہُ الطَّبَرَانِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ وَاَبُوْنُعَیْمٍ وَغَیْرُھُمْ
وَحَسَّنَ السُّیُوْطِیُّ اِسْنَادَہٗ ابن مسعود کا لفظ یہ ہے کہ قریش نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا
اِنْسِبْ لَنَا رَبَّکَ اسپر آیت نازل ہوئی اَخْرَجَہٗ اَبُوالشَّیْخِ وَالطَّبَرَانِیُّ دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ
ہی کہ یہود پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے انمین کعب بن اشرف و حیی بن اخطب بھی تھا
اُسنے کہا یَا مُحَمَّدُ صِفْ لَنَا رَبَّکَ الَّذِیْ بَعَثَکَ اسپر اللہ تعالے نے یہ سورت بھیجی رَوَاہُ

البیہقی سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے بیان اپنی نسب کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہ چھوڑا
بلکہ خود متکفل اس بیان عظیم الشان رفیع المکان کا ہوا اب جو کوئی ہم سے پوچھے کہ تمہارے رب
کا نسب یا وصف کیا ہے تو ہم کو چاہیے کہ ہم بھی یہی اوصاف اسکی جو اس سورت میں آئے ہیں بیان
کردیں اور اپنی طرف سے کوئی عبارت مبتدع نہ نکالیں جسطرح کہ متکلمین اسلام نے واسطے شناخت
رب العالمین کے الفاظ جدید ایجاد کیے ہیں اور الفاظ نصوص چھوڑ دیے مثلاً کتب عقائد میں تعریف
معبود برحق کی یوں کرتے ہیں کہ وہ نہ جسم ہے نہ جوہر نہ عرض نہ متحیز نہ متبعض نہ داخل عالم نہ خارج عالم
نہ جہت میں ہے نہ عرش پر ونحو ذلک حالانکہ ان الفاظ کے موافق عقیدہ رکھنے میں کبھی تو انکار نصوص
صریحہ محکمہ کا لازم آتا ہے اور کبھی گرفتاری بدعت میں ہوتی ہے اسلیے کہ جب یہ الفاظ اور یہ خوض صحابہ
و تابعین و تبع تابعین سے ثابت نہیں ہوا نہ یہ عبارت بمقابلہ نص قرآن کے واسطے تنزیہ کے بنائی گئی ہے
تو سراسر محدث و بدعت ہوئی گو معنے اسکے کچھ منافی تنزیہ کے نہوں اور استوار رحمٰن کا عرش پر بنص
قرآن وادلہ سنت مطہرہ جو حد تواتر معنوی بلکہ لفظی کو پہونچ گئے ہیں ثابت ہے پھر نفی استوار کی مثلاً
اگر انکار آیہ الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى نہیں ہے تو پھر کیا ہے اسیطرح علو خدا کا خلق پر بوجہ استوار
کے اور مبائن ہونا اسکا ساری مخلوق سے بذات خود براہین کتاب و حدیث سے ثابت ہے پھر نفی جہت
علو کی لیئے چہ ماناکہ لفظ جہت کا کسی آیت یا خبر مرفوع میں نہیں آیا ہے اور سلف نے ساتھ اسکے تکلم
نہیں کیا لیکن علو علی علے تو بہر حال منصوص قرآن و حدیث ہے انکار جہت سے انکار علو کا لازم نہیں آتا
ہے ہاں اگر کوئی قائل علو کا ہے مگر لفظ جہت نہیں کہتا تو وہ عامل بالحدیث ہے اسی طرح جو اسماء حسنے
سوائے الفاظ سورہ اخلاص کے کتاب اللہ اور سنت مطہرہ میں آئے ہیں وہ واسطے شناخت حق تعالےٰ
کے کفایت کرتے ہیں جیسے علیم سمیع بصیر قدیر رحیم کریم غفور قہار ونحوہا اور ہمکو حکم ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ
کو اُس کے ان ناموں سے پکاریں قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰى یہ ایک قسم کے اوصاف ہیں اور دوسری قسم کے وہ وصف ہیں جو ہم جنس استواء ہیں جیسے ید و عین
و قدم ونحوہا یہ بھی بہت سے صفات ہیں بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات اسی باب میں استقرا کر کے
لکھی ہے اور کتاب الجوائز والصلات بھی ان اسماء و صفات پر مع معانی کے مشتمل ہے سو یہی اسماء
وصفات واسطے معرفت و شناخت اللہ تعالیٰ کی کفایت کرتے ہیں انکے سوا جسقدر عبارتیں اور

لفظین اہل کلام نے نکالی ہین وہ سب بدعت محض ہین ممکن نہین ہر کہ اُنکا قائل ومعتقد خلل عقائد وعمل سے محفوظ رہ سکے رہی یہ بات کہ بعض ان الفاظ صفات سے ظاہر مین تشبیہ یا تمثیل یا تجسیم نکلتی ہے سو علاج اس ظاہر کا اس کلمۂ اجمالی سے ہو جاتا ہے لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ وغیرہ اور جو صفات ایسی ہین جنکو سلف نے متشابہات مین کہا ہی جیسے قرب ومعیت ونحوہما وہان ایمان کافی ہر کہ موافق ظاہر ان الفاظ کے ایمان لائیے اپنی عقل وخوض کو دخل نہ دے اور اللہ تعالی کو جمیع صفات مخلوقین سی منزہ جانے اور کسی جگہہ بھی کوئی تاویل نہ کرے کیونکہ یہ تاویل سلف سے ماثور نہین ہے بلکہ ایک شعبہ ہر تکذیب کا بڑی گمراہی بہتر فرقون کی اسی جگہہ سے ہوئی کہ انہون نے اپنی اوقات خوض مین ان صفات اور انکی کیفیات مین ضائع کیئو اگر مجرد ایمان لانے پر اکتفا کرتے اور تاویل بارد وتوجیہ کاسد مین نہ پڑتے تو خاصے موحد مخلص ہو جاتے ولکن جب انہون نے مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ پر عمل نہ کیا اور انکے دل مین زیغ تھا تو وہ درپے متشابہات کے ہو گئے اور صراط مستقیم سے دور جا پڑے اور محکمات کو بھی ماوّل ٹھیرا دیا حالانکہ رد متشابہات کا طرف محکمات کے چاہیے تھا نہ بالعکس بالجملہ جو مسلمان اپنے دین پر متحمل ہو اور یہ چاہے کہ وہ دنیا مین ایمان سے رہے اور ایمان پر مرے اُس پر واجب ہر کہ وہ اللہ تعالی کو اُس طرح پہچان رکھے جسطرح کہ خود اُس نے ہمین اس سورہ مبارکہ مین اور جا بجا دیگر آیات قرآن مین اپکو پہنوایا ہے اور اُسکے رسول نے اسکی اوصاف اپنی سنن واحادیث مین ذکر فرمائے ہین اور رسول اللہ کی عبادت مین کسی کو صنم ہو یا وثن شریک نہ کرے اور گمان پرست پیر پرست گور پرست کوکب پرست ونحوہا نہ بنے تب کہین وہ موحد خالص اور لائق مغفرت کے ہوگا ورنہ مشرک کے لیے حکم خلود نار کا ہے اسی طرح جس کی بدعت عقیدہ وعمل مین سرحد کفر تک پہونچ گئی ہے جیسے روافض خوارج اور انکے امثال وہ بھی مخلد فی النار ہوگا اسجگہ کچھ زیادہ بحث کرنا اس مضمون مدخول دجملہ معترضہ سے مقصود نہین ہر بلکہ مقصد فقط ثابت کرنا توحید خالص کا ہر اس سورت اخلاص سی یہ سورت اپنی باب مین عظیم الشان ہے ولہذا ابی بن کعب نے رفعًا کہا ہر کہ جس نے یہ سورت پڑہی اُس نے گویا ایک تہائی قرآن پڑہا اَخْرَجَهٗ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُمَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایک آدمی پاس حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے آیا اور کہا اِنِّيْ اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فرمایا حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ و

الترمذی والبیہقی اس بارے مین کہ جسنے اس سورت کو پڑھا اُسکے گناہ پچاس برس کے بخشے گئے
بہت سی حدیثین سنن وغیرہ مین آئی ہین لیکن ضعیف غریب ہین اور بعض موضوع ہان ثلث قرآن
ہونا اسکا کئی طرح سے ثابت ہوا ہے بعض روایات صحیح اور بعض حسن ہین حدیث ابو سعید خدری
مین فرمایا ہے قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان میری کہ یہ سورت برابر ثلث قرآن کے ہے
رواہ احمد والبخاری وغیرہما یہ سورت باوجود قصر کے جمیع معارف الٰہیہ پر شامل ہے اور
ملحد پر رد کرتی ہے حدیث مین اسکو ثلث قرآن کہا ہے کیونکہ مقاصد اس سورت کے محصور ہین
عقائد واحکام وقصص مین کشاف مین جو یہ کہا ہے کہ یہ برابر ساری قرآن کے ہے سو دوانی نے
کہا کہ مین نے یہ روایت کتب تفسیر وحدیث مین نہین دیکھی انتہی مین کہتا ہون کہ گو یہ روایت ہو
لیکن یعنے اسکے صحیح ہین جب ایکبار کا پڑھنا برابر تہائی قرآن کے ٹھیرا تو تین بار کا پڑھنا برابر ساری
قرآن کے بالیقین ہو گیا اس سورت کی فضیلت مین اگر اور کچھ نہ آتا مگر یہی ایک حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا
کی جو صحیحین وغیرہما مین ہے تو کفایت کرتی یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ایک
شخص کو ایک لشکر خورد مین بھیجا تھا وہ اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتا اور اسی سورت پر ختم کرتا وہ لوگ
جب پھر کر آئے حضرت سے ذکر کیا فرمایا اُس سے دریافت کرو کہ وہ کس لیے یہ کام کرتا ہے پوچھا
تو اس نے کہا کہ یہ صفت رحمان کی ہے اور مین اُسکا پڑھنا دوست رکھتا ہون فرمایا اسکو خبر کردو
کہ اللہ اُسکو دوست رکھتا ہے ھٰذا لفظ البخاری فی کتاب التوحید دوسرا لفظ بخاری کا انس رضی اللہ عنہ
سے کتاب الصلوٰۃ مین یون ہے کہ ایک مرد انصاری مسجد قبا مین امامت نماز کی کرتا تھا جب کوئی
سورت نماز مین پڑھتا جو سورتین کہ نماز مین پڑھی جاتی ہین تو اُسکو اسی سورت سے آغاز کرتا کہ
پہلے قل ہو اللہ پڑھتا پھر کوئی اور سورت پڑھتا ہر رکعت مین اسی طرح کیا کرتا اُسکے اصحاب نے اُس سے
اس بارے مین گفتگو کی کہ تو نماز کو اس سورت سے کیون شروع کیا کرتا ہے کیا تو اسکو کافی نہین
سمجھتا کہ دوسری سورت بھی پڑھتا ہے یا تو تو اسی سورت کو پڑھا کر یا اسکا پڑھنا موقوف رکھ اور
دوسری سورت پڑھ اُس نے کہا مین اسکا پڑھنا ہرگز نہ چھوڑون گا تمہاری خوشی ہو تو مین امامت
کرون اور اگر خوشی نہ ہو تو امامت کرنا ترک کردون وہ لوگ اُسکو افضل جانتے تھے غیر کا امامت
کرنا پسند نہ کرتے تھے جب حضرت ؐ کا جانا اُس طرف ہوا تو آپ سے یہ حال کہا فرمایا اے فلان

اسکو احمد اور بخاری وغیرہ نے روایت کیا ۱۲

یہ لفظ بخاری کے ہین دوسری عبارت بخاری کی ہے ۱۲

تجھ کو کون مانع ہے اس سے کہ تو اپنے اصحاب کی حکم پر چلے اور تو نے لزوم اس سورت کا ہر رکعت نماز
مین کس لیے اختیار کیا ہے اُس نے کہا اِنِّیْ اُحِبُّھَا فرمایا حُبُّکَ اِیَّاھَا اَدْخَلَکَ الْجَنَّۃَ
یہ حدیث اس لفظ سے کئی طرح پر سوا بخاری کے اور ائمہ حدیث نے بھی روایت کی ہے یہ سورت متجرد
ہے واسطے بیان توحید و صفات کے اس مین دلیل ہے شرف علم توحید پر علم کا شرف معلوم ہی کی
وجہ سے ہوتا ہے سو اس علم کا معلوم اللہ تعالے اور اُس کی صفات ہین کہ کون چیز اللہ کی وصف
مین جائز ہے اور کون ناجائز تو اب اس سورت کی شرف منزلت و جلالت محل کا کیا پوچھنا توحید کے
بیان مین اہل دین نے کتب مستقلہ لکھی ہین جیسے دین خالص تقویۃ الایمان و دعایۃ الایمان
در تصنید و تطہیر الاعتقاد و تجرید التوحید المفید الی غیر ذلک شیخ الاسلام ابن تیمیہ حرانی اور حافظ ابن
القیم کی تالیفات اس باب مین خطیب المحراب ہین یہ وہ علم ہے جسکی مدعی بہت ہین لیکن سوا افراد علما
و فحول اہل علم کے کوئی اسکے دقائق کو نہین پہونچا حالانکہ شرک کے ستر دروازے ہین اور بدعت
کے بہتر دروازے شرک جلی سے تو بعض اہل اسلام بچ بھی جاتے ہین لیکن شرک خفی سے بچنا اُسیکو
نصیب ہوتا ہے جو کہ موفق من اللہ ہے اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن ابن کثیر کہتے ہین
بخاری نے ابو سعید رض سے روایت کیا ہے کہ ایک مرد نے ایک مرد کو سنا کہ وہ بار بار قل ہو اللہ احد
پڑھتا ہے صبح کو آنحضرت صلعم سے ذکر کیا گویا اُس نے اس امر کو قلیل و حقیر جانا فرمایا وَالَّذِیْ
نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّھَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَرَوَاہُ النَّسَائِیُّ اَیْضًا دوسرا لفظ ابو سعید کا یہ ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا ایک تم مین کا اس بات سے عاجز ہے کہ
تہائی قرآن پڑھے ایک رات مین یہ بات اُنپر شاق گذری اور کہا ہم مین یہ طاقت کس کو ہے فرمایا
اللہ الواحد الصمد ثلث قرآن ہے تَفَرَّدَ بِہِ الْبُخَارِیُّ تیسرا لفظ اُن کا یہ ہے کہ ایک رات قتادہ بن
نعمان اسی سورت کو پڑھتے رہے یہ ذکر حضرت صلعم سے ہوا فرمایا واللہ یہ سورت برابر نصف یا ثلث
قرآن کے ہے رَوَاہُ اَحْمَدُ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ تکرار ایک سورت یا ایک آیت کے تمام
شب درست ہے ابن عمر رض کہتے ہین ابو ایوب انصاری ایک مجلس مین یہ بات کہتے ہے تھے کیا ایک
شخص تمہارا ثلث قرآن ہر رات مین نہین پڑھ سکتا ہے لوگون نے کہا کس کو یہ طاقت ہے کہا

قل ہو اللہ احد ثلث قرآن ہے اتنے مین حضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم آگئے اور ابو ایوب رضی کا
کہنا سنا فرمایا صدق ابو ایوب رواہ احمد ابو ہریرہ رضی کا لفظ یہ ہے کہ حضرت صلعم نے کہا جمع ہو جاؤ
مین تمپر ثلث قرآن پڑہونگا لوگ جمع ہو گئے حضرت صلعم نے باہر آکر قل ہو اللہ پڑہی پہر چلے گئے بعض
نے بعض سے کہا حضرت صلعم نے تو یہ فرمایا تہا کہ مین ثلث قرآن پڑہونگا ہم سمجہے تہے کہ کوئی خبر
آسمان پر سے آئی ہوگی حضرت صلعم نے نکلکر فرمایا مینے جو تم سے کہا تہا وہ ٹہیک ہے اَلَا وَاِنَّهَا
تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ هٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ
ابن کثیر نے اسجگہہ بہت سی حدیثین دربارہ ثلث قرآن ہونے اس سورت کے نقل کی ہین ابو الدرداء رضی
کہتے ہین حضرت صلعم نے کہا کیا ایک تمہارا عاجز ہے اس بات سے کہ ہر دن تہائی قرآن پڑہے کہا
ہان اے رسول خدا ہم اس سے ضعیف و عاجز ہین فرمایا اللہ نے قرآن کے تین ٹکڑے کیے قل ہو اللہ
ثلث قرآن ہے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اس سورت کو
ہر شخص ہر شب ہر روز ضرور پڑہ لیا کرے حدیث عقبہ بن ابی معیط رضی مین بھی اسکو ثلث قرآن
ٹہیرایا ہے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ حمید بن عبد الرحمن کہتے ہین چند
صحابی ایسے ہین حضرت صلعم سے یہ حدیث روایت کرتے تہے کہ آپ نے فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ صَلّٰى بِهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ یعنے اسکا نماز مین پڑہنا برابر پڑہنے تہائی
قرآن کے ہے ابو ہریرہ رضی کہتے ہین مین ہمراہ حضرت صلعم کے آیا آپ نے ایک شخص کو سنا کہ قل ہو اللہ
احد پڑہتا ہے فرمایا واجب ہوگئی مینے کہا کیا چیز فرمایا جنت رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اور یہ حدیث کہ حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ
الْجَنَّةَ پہلے گذر چکی ہے عبد اللہ بن حبیب رضی کا لفظ یہ ہے کہ ہمکو پیاس و تاریکی پہونچی ہم حضرت صلعم کے
منتظر تہے کہ آکر نماز پڑہا دین آپ آئے اور میرا ہاتھ پکڑکر کہا پڑہ مین چپکا رہا پہر فرمایا کہہ مین نے کہا
کیا کہون فرمایا قل ہو اللہ احد و معوذتین شام و صبح تین بار تجہ کو ہر دن دو بار کفایت کرینگے رَوَاهُ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ
حدیث تمیم داری رضی مین فرمایا ہے جس نے کہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً
وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ گیارہ بار کہتا ہے اللہ اسکے لیے چالیس لاکہ نیکیان

رواہ احمد اسکی سند مین خلیل بن مرہ ہے بخاری وغیرہ نے اسکو ضعیف کہا ہو معاذ بن انس جہنی
کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے قل ہو اللہ احد کو دس بار پورا پڑہا اللہ
اُسکے لیے بہشت مین ایک محل بناتا ہے عمرؓ نے کہا اب ہم اُسکو بہت پڑہا کرین گے اے رسول خدا
فرمایا اکثر و اطیب تفرد بہ احمد مسند دارمی مین اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ جو کوئی بیس بار پڑہیگا
اُسکے لیے دو محل اور جو تیس بار پڑہیگا اُسکے لیے تین محل طیار ہونگے عمر بن خطابؓ نے کہا اب ہمارے
محلات بہت کو ہو جائین گے فرمایا اللہ اوسع من ذلک وھذا مرسل جید انس بن مالکؓ کا لفظ
رفعاً یہ ہے جو کوئی قل ہو اللہ احد کو پچاس بار پڑہتا ہے اللہ اُسکے گناہ پچاس برس کی بخشدیتا ہے
رواہ ابو یعلی لیکن اسکی سند ضعیف ہو ابن کثیر نے احادیث کثیرہ بیان مین فضیلت سورہ اخلاص
کی نقل کی ہین جن مین دو سو بار پڑہنے کا اجر آیا ہے لیکن غالب ضعیف ہین بریدہؓ نے کہا مین ہمراہ
حضرتؐ کے مسجد مین آیا ایک شخص نماز مین دعا کرتا تہا اللھم انی اسئلک بانی اشھد ان لا الہ
الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد حضرتؐ نے فرمایا
والذی نفسی بیدہ لقد سالہ باسمہ الاعظم الذی اذا سئل بہ اعطی واذا دعی بہ
اجاب رواہ اھل السنن وقال الترمذی حسن غریب حدیث جابرؓ مین دس بار پڑہنا
اسکا بعد مغرب کے آیا ہے فرمایا جس دروازہ جنت سے چاہے داخل ہو اور جس حور عین کو چاہے بیاہ لے
رواہ ابو یعلی ابن کثیر نے اسکی سند پر کچھ تکلم نہین کیا حدیث جریر بن عبد اللہ مین فرمایا ہے کہ جو کوئی
وقت دخول منزل کے اسکو پڑہیگا اُس گھر والون سے اور اُسکے ہمسایون سے فقر دور ہوگا رواہ الطبرانی
لیکن اسکی اسناد ضعیف ہے ف در بارہ اکثار قرأت سورہ اخلاص کے سارے احوال مین حدیث
انس بن مالکؓ آئی ہے وہ کہتے ہین ہم ہمراہ حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے تبوک مین تھے
سورج نکلا اسدن کی سی روشنی و چمک و شعاع پہلے کبھی نہین دیکھی تھی جبریلؑ حضرتؐ کے پاس آئے
حضرتؐ نے کہا آج یہ کیسی روشنی و چمک ہے کہ اس جیسی کبھی نہین دیکھی کہا معاویہ بن معاویہ لیثی
کا انتقال مدینہ مین ہو گیا ہے اللہ پاک نے ستر ہزار فرشتے بھیجے کہ اُنپر نماز پڑہین کہا یہ کس سبب
سے کہا وہ رات دن چلتے کھڑے بیٹھے قل ہو اللہ احد پڑہا کرتے تھے الحدیث رواہ ابو یعلی
اسکی سند مین یزید بن ہارون متہم بوضع ہے یہ حدیث کئی طریق سے آئی ہے سب ضعاف ہین

اسکی ضعیف ہین اسکی فضیلت ہمراہ معوذتین کے بھی وارد ہوئی ہے اور ذکر استغفار کا بھی ساتھ اسکے آیا ہے عائشہ رضہ کہتی ہین حضرت صلعم شب کو جب بستر پر آتے تو ہر رات دونون ہتیلیان جمع کرکے دم کرتے اور یہ سورت مع معوذتین پڑہکر جہانتک بدن پر ہاتھ جا سکتا مسح فرماتے سر و رو اور سامنے کے بدن سے ہاتھ پہیرنا شروع کرتے تین بار یون ہی کرتے رَوَاہُ اَھْلُ السُّنَنِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝ **ترجمہ** تو کہہ وہ اللہ ایک ہے اللہ نرادہار ہے نہ کسی کو جنا نہ کسی سے جنا اور نہین اسکے جوڑ کا کوئی **ف** صمد ہے یعنی کہاتا پیتا نہین اس کی طرح کا کوئی نہین یعنی نہ جورو رکہے نہ بیٹا انتہے عکرمہ نے کہا جب یہود نے کہا کہ ہم عابد عزیر ابن اللہ ہین اور نصاریٰ نے کہا کہ ہم عابد مسیح ابن اللہ ہین اور مجوس نے کہا ہم عابد مہر و ماہ ہین اور مشرکون نے کہا ہم بت پرست ہین تب اللہ نے یہ سورت اپنے پیغمبر پر اتاری اور فرمایا تو کہہ کہ اللہ ایک ہے کوئی اسکا نظیر و زبر ہمسر مانند برابر والا نہین ہے اس لفظ کا اطلاق کسی پر اس بات مین سوا اللہ عز وجل کے نہین ہوتا کیونکہ وہی اپنے سارے صفات و فعال مین کامل ہے ابن عباس رض نے کہا صمد وہ ہے جسکی طرف ساری خلائق اپنے حوائج و مسائل مین محتاج ہو دوسرا لفظ یہ ہے کہ صمد اسکو کہتے ہین جو سیادت و شرافت و عظمت و حلم و علم و حکمت مین کامل ہو سو ایسا شخص فقط اللہ پاک ہے یہ صفات اوسی کو لائق ہین کہ کوئی اسکے جوڑ کا نہین ہے اور نہ کوئی شے اس جیسی فَسُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ ابو وائل رض نے کہا صمد وہ سید ہے جو سیادت مین حد تک پہونچ گیا یہی قول ابن مسعود رض کا بھی ہے زید بن اسلم نے کہا صمد یعنی سید ہے حسن نے کہا یعنے باقی بعد خلق کے اور حی و قیوم جسکو زوال نہین عکرمہ نے کہا صمد وہ ہے جس سے کوئی شے باہر نہ نکلے اور کہانا نہ کہائے ربیع بن انس رض نے کہا یعنی وہ جس نے کسی کو نہ جنا اور نہ کسی سے جنا گیا گویا مابعد کو تفسیر اس لفظ کی ٹہیرایا ہے یہ تفسیر جید ہے ابی بن کعب رض سے بھی اسیطرف گئی ہین ابن مسعود و ابن عباس رض و سعید بن المسیب و مجاہد و ابن بریدہ و عکرمہ و سعید بن جبیر و عطا و عطیہ و ضحاک و سدی کا قول یہ ہے کہ صمد وہ ہے جسکی جوف نہ ہو یعنے ٹہوس ہو پولا نہ ہو مجاہد کا لفظ یہ ہے کہ مراد مصمت بےجوف ہے شعبی نے کہا صمد وہ ہے جو نہ کہائے نہ پئے ابن بریدہ نے کہا صمد ایک نور ہے چمکتا ہوا بریدہ نے کہا صمد وہ ہے جسکی

جوف نہ ہو یعنے اندرون شکم ابو القاسم طبرانی نے کتاب السنۃ مین بعد ذکر ان اقوال کے کہا ہے کہ یہ سب معانی صحیح ہین ہمارے رب کی صفتین ہین سب اوسی کے محتاج ہین وہ اپنی سرداری مین انتہا کو پہونچ گیا ہے نہ صاحب جوف ہے نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے بعد خلق کے باقی رہیگا اسیطرح بیہقی نے بھی کہا ہے پھر والد و ولد و صاحبہ کی نفی فرمائی مجاہد نے کہا کفو سے مراد صاحبہ ہے کما قال تعالیٰ بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَنّٰى يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ یعنے جبکہ وہ ہر شے کا خالق و مالک ٹہیرا تو پھر خلق مین اسکا نظیر کہان سے آئیگا جو کہ اسکی برابری کر سکے تعالی اللہ عن ذلک وتقدس وتنزہ اللہ پاک نے فرمایا ہے وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا لَقَدْ أَحْصَاهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا اور فرمایا وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ عِبَادٌ مُكْرَمُونَ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ اور فرمایا وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُونَ۔ اور صحیح بخاری مین آیا ہے نہین کوئی زیادہ تر صابر اللہ سے اذی پر جسکو وہ سنتا ہے وہ اُسکے لیئے اولاد ٹہیراتے ہین اور اللہ اُنکو رزق وعافیت دیتا ہے حدیث ابو ہریرہؓ مین فرمایا ہے اللہ عز وجل نے کہا جھٹلایا مجھکو ابن آدم نے اور اُسکو یہ نہ چاہیے تھا اور گالی دی مجھکو ابن آدم نے اور اُسکو یہ نہ چاہیے تہا اُسکا جھٹلانا مجھے یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ مجھ کو اعادہ نہ کریگا جسطرح کہ مجھے پیدا کیا ہے حالانکہ اول خلق مجھپر کچھ آسان تر اعادہ سے نہین ہے اور گالی دینا اُسکا مجھے یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ نے اپنا ولد اختیار کیا حالانکہ مین احد صمد لم الد ولم اولد ہون کوئی میرے جوڑ کا نہین ہے رواہ البخاری فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ لفظ مبارک اللہ دلیل ہے جمیع صفات جمال کی اُن جیسے علم وقدرت وارادہ اور احد دلیل ہے جمیع صفات جلال پر یہ صفات ثبوتیہ ہین جیسے قدم و بقا صمد وہ ہے جسکا قصد حاجات مین کرین اسلیئے کہ وہ ان قضائے حاجات پر قدرت رکھتا ہے زجاج نے کہا صمد وہ سید ہے جسکے اوپر اور کوئی سید نہ ہو یا معنے صمد کے دائم باقی ہین ازل سے

ابد تک یا وہ جو کسی کا محتاج نہ ہو اور سب کے سب محتاج ہوں یا جو رغائب میں مقصود اور مصائب میں مستعان بہو یا وہ شخص کہ جو چاہے سو کرے اور اپنے ارادے کے موافق حکم دے یا کامل بے عیب تکرار اسم شریف کی اسلیے ہے کہ جو متصف ساتھ اس صفت کے نہیں ہو وہ استحقاق الوہیت سے برکران ہو یا صمد صفت ہو اسم شریف کی لکن سیاق مقتضی اسکا ہے کہ ہر جملہ مستقل ہو ابن مسعودؓ وابن عباسؓ نے کہا ہے صمد وہ ہے جسکی احشا نہ ہوں لم یلد کے معنے یہ ہیں کہ کوئی اسکا بیٹا نہیں جسطرح کہ مریم کا بیٹا تہا لم یولد کے معنے یہ ہیں کہ وہ کسیکا بیٹا نہیں جسطرح کہ عیسےٰ و عزیر پیدا ہوئے یہ اسلیے کہ کوئی اسکا ہم جنس نہیں ہو اور نسبت عدم کی سابقًا ولاحقًا طرف اُسکے محال ہے قتادہ نے کہا مشرکین عرب کہتے تھے کہ ملائکہ دختران خدا ہیں یہود نے کہا کہ عزیر فرزند خدا ہیں نصاریٰ نے کہا کہ مسیح ابن اللہ ہیں اللہ نے اس لفظ سے کہ لم یلد ولم یولد ہے اُنکی تکذیب کی پہر فرمایا کہ اللہ کے جوڑ کا کوئی نہیں ہے لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ کفو کلام عرب میں بمعنے نظیر ہے ابن عباسؓ نے کہا کوئی مثل اُسکے نہیں الغرض کلام کفار کا حاصل اشراک و تشبیہ و تعطیل ہے اور یہ سورت اس سبکو دفع کرتی ہے

سُورۂ فلق

یہ پانچ آیت ہیں مکے میں اُتری یہی قول ہے حسن و عکرمہ و عطا و جابرؓ کا ابن عباسؓ و قتادہ نے کہا مدینے میں آئی ہے بعض نے کہا یہی صحیح ہے ابن مسعودؓ معوذتین کو مصحف شریف سے حک و محو کر دیتے اور کہتے کہ قرآن کو ساتھ غیر قرآن کے مخلوط نہ کرو یہ دونو کتاب اللہ نہیں ہیں حضرتؐ نے ان سے فقط تعوذ کرنیکو فرمایا تہا اور خود ابن مسعودؓ ان دونوں سورتوں کو نماز میں نہ پڑہتے بزار نے کہا اس باب میں کسی نے صحابہ میں سے متابعت ابن مسعودؓ کی نہیں کی اور حضرتؐ سے پڑہنا ان کا نماز میں بخوبی ثابت ہو اور مصحف میں لکہی گئی ہیں قرطبی نے کہا یہ زعم ابن مسعودؓ کا خلاف اجماع صحابہ ہے ابن قتیبہ نے بھی مثل ابن مسعودؓ کے کہا ہو مگر ابن الانباری نے اُسکو رد کیا بعض نے کہا یہ انکار ابن مسعودؓ کا بطور نسیان تہا جسطرح کہ اُنہوں نے سورۂ فاتحہ کو بھی مصحف سے ساقط کر دیا تہا عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں حضرتؐ نے کہا آج کی رات مجہپر کچہ آیتیں اُتریں کہ ویسی آیتیں نہیں دیکہیں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَغَیْرُھُمْ حدیث ابو سعیدؓ

مذری مین آیا ہے کہ حضرتؐ جن و چشم زخم سے تعوذ کرتے جب معوذتین اوترین تو پہر اسکے ماسوا کو ترک کردیا ابن مسعودؓ معوذتین کے اور تعویذ کو مکروہ رکہتے تھے اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤُد وَالنَّسَائِیُّ وَالْحَاکِمُ وَصَحَّحَہُ ام سلمہؓ نے رفعًا کہا ہے یہ دونون سورتین سب سے زیادہ اللہ کو محبوب ہین رَوَاہُ ابْنُ مَرْدُوْیَہْ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین حضرتؐ جب بیمار ہوتے تو انہین کو پڑہکر اپنے اوپر دم کرتے جب زیادہ بیمار ہوئے تو مین نے پڑہکر حضرتؐ کے ہاتھ سے مسح کیا تاکہ برکت ہو اَخْرَجَہُ مَالِکٌ فِی الْمُوَطَّا اصل اسکی صحیحین مین ہے زید بن ارقمؓ کہتے ہین ایک یہودی نے حضرتؐ پر سحر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم بیمار ہوگئے جبرئیلؑ معوذتین لیکر آئے اور کہا ایک مرد یہودی نے تمپر جادو کیا ہے وہ جادو فلان چاہ مین ہے حضرتؐ نے علی مرتضیٰؓ کو بہیجا وہ اسکو نکال لائے فرمایا اسکو کہولو ہر گرہ ایک آیت پر کہلتی گئی حضرتؐ اوٹھ کہڑے ہوئے گویا بند سے کہل گئے اَخْرَجَہُ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ وَّابْنُ مَرْدُوْیَہْ مُطَوَّلًا کہا ہے کہ مدت حضرتؐ کی سحر کی چالیس روز تہی یا شش ماہ یا ایک سال حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے کہ یہی معتمد ہے راغبؒ نے کہا ہے سحر حضرتؐ کا کچہ نبی ہونے کی راہ سے نہ تہا بلکہ اثر اسکا بدن پر تہا انسان ہونے کی راہ سے جسطرح کہ آپ کہاتے پیتے بول و براز کرتے خفا ہوتے بیمار پڑتے سو یہ تاثیر اس حیثیت سے تہی کہ آپ بشر تھے نہ اس حیثیت سے کہ آپ نبی تھے یہ اثر جادو کا اسوقت قادح ہوتا کہ کسی امر نبوت مین کچہ تاثیر اسکی پائی جاتی جسطرح کہ دانت کا ٹوٹنا دن احد کے کچہ قادح اسکو نہین تہا کہ اللہ نے آپ کی عصمت کا وعدہ کیا تہا اس قول مین وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ اسیطرح یہ بات کہ بعض مشرکین کا بعض نواحی مین اہل اسلام پر غلبہ ہو جاتا ہے کچہ مخالف کریمۂ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کے نہین ہے قاضی نے کہا اس سے یہ بات کفار کی سچ نہین ٹہیرتی کہ آپ مسحور ہین یعنی مجنون ہین بسبب سحر کے اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ سحر حق ہے اور اسکی حقیقت ہے قولًا وفعلًا اور جادو سے الم و مرض و قتل و تفرقہ بین الزوجین کا اثر ہوتا ہے تمام کلام اس مقام مین حاشیہ جلالین مین مرقوم ہے فضیلت معوذتین مین احادیث صحیحہ آئی ہین حضرتؐ نے انکو نماز فرض وغیرہ مین پڑہا ہے دَفِیْمَا ذَکَرْنَاہُ کِفَایَۃٌ ابن کثیرؒ نے کہا یہ دونون سورتین مدنی ہین زر بن حبیشؓ نے ابی بن کعبؓ سے حال معوذتین کا دریافت کیا اور کہا تمہارے بہائی ابن مسعودؓ انکو مصحف سے چہانٹ کرتے ہین کہا مین نے حضرتؐ سے پوچہا

تہا مجہ سے فرمایا تو انکو پڑہ سو مین وہی بات کہتا ہون جو حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے
کہی تھی رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبُخَارِیُّ بہت سی قراء و فقہاء کے نزدیک یہ بات مشہور ہے کہ ابن مسعودؓ
معوذتین کو مصحف مین نہ لکہتے تھے شاید اُنہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے ان کو
نہین سُنا یا اُنکے نزدیک یہ متواتر نہین ہوئین پہر اُنہون نے طرف قول جماعت کے رجوع کیا صحابہ نے
معوذتین کو مصحف مین لکہا تہا اور سائر آفاق مین بہیجا وللہ الحمد والمنۃ حدیث عقبہ بن عامرؓ
مین پڑہنا حضرتؐ کا معوذتین کو نماز مین اور حکم کرنا ان کے پڑہنے کا وقت نوم و قیام کے اور
بعد ہر نماز فرض کے نزدیک امام احمد و اہل سنن کے چند حدیثون مین آیا ہے حضرتؐ نے ان
دونون سورتون کو نماز صبح مین پڑہا ہے ابن کثیر کہتے ہین فَہٰذِہٖ طُرُقٌ عَنْ عُقْبَۃَ
کَالْمُتَوَاتِرِ عَنْہُ تُفِیْدُ الْقَطْعَ عِنْدَ کَثِیْرٍ مِّنَ الْمُحَقِّقِیْنَ فِی الْحَدِیْثِ عقبہؓ سے کہا تہا کیا نہ
سکہادون مین تجہکو تین سورتین کہ مثل ان کے نہ توریت مین اُترین اور نہ انجیل و زبور و فرقان
مین وہ قل ہو اللہ احد و معوذتین ہین اور جابرؓ سے فرمایا تہا اِقْرَأْ بِہِمَا وَلَنْ تَقْرَأَ بِمِثْلِہِمَا
رَوَاہُ النَّسَائِیُّ احادیث عائشہؓ مین تعوذ کرنا حضرتؐ کا ساتھ انکے جن و انس کی اور
ہاتھ پہیرنا بدن پر دم کرکے کئی طریق سے نزدیک اہل سنن کے آیا ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ
النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ **ترجمہ** تو کہہ مین پناہ مین آیا صبح کے رب
کی ہر چیز کی بدی سے جو اُس نے بنائی اور بدی سے اندہیرے کی جب سمٹ آوے اور بدی سے
عورتون کی جو گرہون مین پہونکین اور بدی سے بُرا چاہنے والے کی جب لگی ہو نسخ **ف** مراد رات کا
اندہیرا یا چاند کا گہن ہے اور اس مین آگئین سب تاریکیان ظاہر باطن کی اور تنگدستی اور پریشانی اور
گمراہی نفاثات سے مراد جادوگر ہین حاسد کی ٹوک لگ جاتی ہے انتہی جابرؓ نے کہا فلق صبح ہے یہی
قول ہے ابن عباسؓ کا مجاہد و سعید بن جبیر و عبداللہ بن محمد بن عقیل و حسن و قتادہ و قرظی و ابن زید و
ابن جریر نے کہا یہ مثل اس آیت کی ہے فالق الاصباح ابن عباسؓ نے کہا فلق خلق ہے ضحاکؒ
کہا اللہ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ ساری خلق سے پناہ مانگین کعب حبار نے کہا فلق ایک جنگل ہے

جہنم مین جب وہ کہولا جاتا ہے تو سارے دوزخی اسکی شدت گرمی سے چیختے ہین آبا زبلکتا
کہا فلق ایک کنوان ہے جہنم کی تہ مین اُسپر ایک پردہ پڑا ہے جب وہ اٹھا دیا جاتا ہے تو اس
سے ایک ایسی آگ نکلتی ہے جس سی خود جہنم چیخیگی بسبب اُسکی شدت گرمی کے یہی قول ہے
عمرو بن عنبسہ بن عباسؓ و سدی کا اس بارے مین ایک حدیث مرفوع بھی آئی ہے لکن منکر ہی
ابوعبدالرحمن حبلی نے کہا ہے کہ فلق نام ہے جہنم کا ابن جریر نے کہا ہے صواب قول اول ہی کہ
مراد فلق سے صبح ہے یہی بات صحیح ہے اسی کو بخاری نے اپنی صحیح مین اختیار کیا ہے شر ما خلق
سے مراد شر جمیع مخلوقات ہے ثابت بنانی و حسن بصری نے کہا مراد جہنم اور ابلیس اور ذریت ابلیس
ہے وقب سے مراد غروب آفتاب ہے اسکو بخاری نے حکایت کیا ہے یہی قول ہے مجاہد و ابن
عباسؓ و قرظی و ضحاک و زہری و خصیف و حسن و قتادہ کا عطیہ نے کہا مراد جانا ہے رات کا بعض
نے کہا آنا ہے رات کی اندہیری کا ابو ہریرہؓ نے کہا مراد ستارہ ہے ابن زید کہتے ہین عرب سقوط
ثریا کو غاسق کہتے تھے اور بیماری و طواعین کا کثرت سے ہونا وقت وقوع اس سقوط کے بتاتے تھے
اور طلوع ثریا پر مرتفع ہوتا ان آفات کا یقین کرتے تھے بعض نے کہا مراد غاسق سے چاند ہی
حدیث عائشہؓ مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و علے آلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کے فرمایا تَعَوَّذِي
مِنْ شَرِّ هٰذَا الْغَاسِقِ اور مجھے چاند کا نکلنا دکھلایا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ
التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ پناہ مانگ اللہ کی اسکے شر سے کہ یہ غاسق
ہے جبکہ سمٹ آئے نسائی کا لفظ یہ ہے پناہ مانگ اللہ کی اس غاسق سے جبکہ سمٹی اگلے قول والوں
نے کہا ہے کہ یہ نشانی ہے رات کی سو یہ کچھ خلاف اُسکے نہین اسلیے کہ سلطنت قمر و نجوم کی رات ہی کو
ہوتی ہے مجاہد و عکرمہ و حسن و قتادہ و ضحاک نے کہا کہ مراد نفاثات سے جادوگرنیان ہین مجاہد نے
کہا جبکہ وہ منتر کرین اور پہونکین گرہون مین طاوس نے کہا کوئی شے اقرب بشرک رقیہ مارد
مجانین سے نہین ہے حدیث مین آیا ہے جبرئیل علیہ السلام پاس حضرت صلی اللہ علیہ و علے
آلہ وسلم کے آئے اور کہا اے محمد کیا تم بیمار ہو کہا ہان کہا بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ
يُؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ وَّعَيْنٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ شاید یہ شکوہ حضرت کا اثر سحر سے تہا پھر اللہ
نے آپ کو شفا بخشی اور کید سحرہ و حسادیہود کو رد کیا اور انکی تدمیر انہین کی تدبیر مین فرمائی وہ رسوا

ہوئے ولیکن ہمیشہ حضرتؐ نے کسی دن بھی انکو معاتب نہ فرمایا بلکہ اللہ ہی نے آپکو شفا و عافیت
بخشی زید بن ارقم رضؓ کہتے ہین ایک یہودی نے حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پر جادو کیا چند
روز تک آپ بیمار رہے جبریل علیہ السلام نے آکر کہا کہ یہود نے تم پر جادو کیا ہے اور کچھ گرہین فلان
فلان کنوئین مین تمہارے لیے لگائی ہین حضرتؐ نے کسی کو بھیجا کہ اُس سحر کو نکال لائے چنانچہ
جاکر لے آئے اور اُسکو کھول ڈالا حضرتؐ اٹھکھڑے ہوئے گویا پابند سے کُھل گئے لیکن کچھ
ذکر اسکا یہودی سے نہ کیا اور نہ اُسکی روبرو کچھ بدخُلقی کی یہان تک کہ انتقال ہوا رواہ النسائی
۴ عائشہ رضی اللہ عنہا کا لفظ یہ ہے کہ حضرتؐ پر جادو کیا یہانتک کہ آپ خیال کرتے کہ پاس عورتون
کے آتے ہین حالانکہ نہ آتے تھے سفیان نے کہا ایسا سحر بہت سخت ہوتا ہے فرمایا اے عائشہ رضؓ
تو نے جانا کہ اللہ پاک نے میرے استفتا کا کیا فتوی دیا میرے پاس دو مرد آئے ایک سر کے پاس
بیٹھا دوسرا پاؤن کے پاس جو سر کے پاس بیٹھا اُس نے کہا اس مرد کا کیا حال ہے دوسرے نے
۵ کہا یہ مطبوب یعنے سحور ہے کہا اسکو کس نے جادو کیا ہے کہا لبید بن اعصم نے یہ ایک مرد تھا بنی زریق
کا یہود کا حلیف تھا اور منافق تھا کہا کس چیز مین یہ سحر کیا ہے کہا سر کے بال اور کنگھی مین کہا کہان
ہے کہا ایک چھلکے مین گابھی کے نیچے پتھر کے اندر چاہ ذروان کے پھر حضرتؐ اُس چاہ پر گئے
اور اُس سحر کو نکالا اور فرمایا کہ یہ وہی چاہ ہے جو مجھکو دکھایا گیا تھا اُسکا پانی ایسا تھا جیسے نچوڑ
حنا کا اور اُسجگہ کے نخل ایسے تھے جیسے کہ سر شیاطین کے جب وہ نکالا گیا تو مین نے کہا آپ
اسکو ظاہر نہین فرماتے کہا سن اللہ نے مجھے شفا بخشی اور مین اس بات کو پسند نہین کرتا کہ کسی
شخص پر شر انگیزی کرون رواہ البخاری دوسری روایت مین آیا ہے حضرتؐ کو تخیل ہوتا کہ
مینے فلان کام کیا ہے حالانکہ وہ کام نہ کیا ہوتا پھر اُس چاہ کو بھرتی کرا دیا ابن عباسؓ و عائشہ رضؓ
کہتی ہین ایک یہودی لڑکا حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا یہود نے اُسکو
بہلا کر کنگھی آپکے سر کی اور کچھ بال شانے کے لیکر سحر کیا ساحر لبید بن اعصم تھا علیؓ و عمار بن یاسرؓ و
زبیرؓ نے اُس چاہ کا پانی نکالا وہ ایسا تھا جیسے کہ مہندی کا رنگ ہو پھر پتھر اوٹھایا اور گابھا
نکالا اُس مین ایک کنگھی اور کچھ بال آپکے سر کے تھے اور ایک تانت تھی اُس مین بارہ گرہین
تھین سورتین وہ اللہ نے اندونون سورتون کو نازل کیا ہر آیت پر ایک گرہ کھل گئی

حضرت صلی اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم نے اپنی طبیعت مین خفت پائی جب اخیر گرہ کہلی گویا پابند سے باہر نکل آئے اور جبریل علیہ السلام نے آکر دم کیا اور کہا بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْکَ مِنْ حَاسِدٍ وَّعَیْنٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ صحابہؓ نے کہا کیا ہم اُس خبیث کو گرفتار کریں اور مار نہ ڈالین فرمایا اللہ نے مجھکو شفا دی اب لوگون پر شر کا برانگیختہ کرنا مجھے پسند نہین ہے واللہ اعلم **ف** فتح البیان کا بیان یہ ہی کہ فلق بمعنے صبح ہے مثل مین کہتے ہین ھُوَ اَبْیَنُ مِنْ فَلَقِ الصُّبْحِ اور بعض نے کہا ایک درخت ہی جہنم مین یا نام ہے نار کا یا بجن ہے اندر نار کے یا پہاڑ وپتھر مراد ہین کہ پہٹ کر اُن مین سے پانی بہتا ہے نحاس نے کہا فلق زمین ہموار کو کہتے ہین یا ہر چیز کو جو پہٹ کر نکلتی ہے حیوان ونبات وجماد سے گویا فلق بمعنے شق ہے قال تعالی فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی لکن قول اول اولے ہے ذکر فلق مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ جو شخص ازالہ پران ظلمات کے تمام عالم سے قادر ہے اُسکو یہ قدرت بہی ہے کہ وہ پناہ گیر سے ہر خوف وخشیت کو بہی دور کرے یا طلوع صبح ایک شال ہی آمد فرحت کی کہ جس طرح انسان رات کو انتظار طلوع فجر کا کرتا ہے اسیطرح خائف عائذ منتظر طلوع بامداد نجاح وفلاح کا ہوتا ہے شر ما خلق سے مراد جمیع مخلوق ہی اسمین ساری شرور آگئے یہ شر عام ہے بعد اسکے جو تین شر ذکر کیے ہین وہ خاص ہین کوئی وجہ تخصیص کی اسجگہہ نہین ہے اور نہ مضار بربنیہ اس عموم سے خاص ہین ابو حنیفہ کی قرأت من شرٍّ ساتھہ تنوین کے ہے لکن اس مین نہایت بعد وضعف ہے یعنے اُس شر سے جو ہنوز پیدا نہین ہوا ہے غاسق رات ہے اور غسق رات کا اندہیرا زجاج نے کہا رات کو غاسق اسلیے کہتے ہین کہ بنسبت دن کے زیادہ تر سرد ہوتی ہے اور بارد کو غاسق اور برد کو غسق کہتے ہین لکن یہ قول بارد ہے کسی نے کہا غاسق ثریا ہے یا سورج جبکہ غروب ہو یا چاند جبکہ غائب ہو جائے یا سانپ جبکہ کاٹ کہائے یا ہر ناگہان آنیوالا جو کہ ضرر پہونچائے یا بہیک مانگنے والا جبکہ سوال سے تنگ کرے لکن راجح وہی قول اوّل ہے نفاثات سے مراد وہ عورتین ہین جو جادو کیا کرتی ہین نفث کہتے ہین پہونکنے کو جسطرح کہ منتر کرنے والے دم کرتے ہین خواہ ہمراہ ریق ہو یا نہ ہو یہ آیت دلیل ہے بطلان قول معتزلہ پر کیونکہ وہ تحقق سحر کا انکار کرتے ہین عقد جمع ہے عقدہ کی وہ تاگے پر گرہین لگاتی تہین قوت سحر کرنے کے یہ بیٹیان تہین لبید بن اعصم یہودی کی اُنہون نے حضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سحر کیا تھا ابن عباس رضہ نے کہا نفاثات بمعنی ساحرات ہیں دوسرا لفظ
اُن کا یہ ہے کہ نفث وہ منتر ہے جو جادو آمیز ہو حدیث ابو ہریرہؓ میں فرمایا ہے جس نے کوئی گرہ
لگائی پھر اُس میں پھونکا اُس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا وہ مشرک ہوا اور جو متعلق ہوا ساتھ
کسی شے کے وہ اُسی کو سونپا گیا اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَرْدُوْیَهْ دوسرا لفظ اُن کا یہ ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو آئے فرمایا کیا میں تجھہ پر وہ منتر نہ کروں جو جبریل علیہ السلام
نے مجھہ کو کیا تھا میں نے کہا ہاں بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْكَ وَاللّٰہُ یَشْفِیْكَ مِنْ
كُلِّ دَاۤءٍ فِیْكَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ تین بار اُس کو پڑہا
اَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ سَعْدٍ وَالْحَاكِمُ جواز میں دم کرنے اور منتر و تعویذ کرنے کے اختلاف
ہے جمہور صحابہ و تابعین و من بعدہم نے جائز کہا ہے جبکہ بطور شرعی ہو بدلیل حدیث عائشہ رضہ کہ جب
کوئی حضرتؐ کے گھر والوں میں بیمار ہوتا تو آپ اُس پر معوذات پڑھکر پھونکتے الحدیث دوسری جماعت نے
نفل و نفث کرنے کا رقی میں انکار کیا ہے اور پھونکنے کو بغیر ریق کے جائز رکھا ہے عکرمہ نے کہا منتر
کرنے والے کو جائز نہیں ہے کہ دم کرے یا سح کرے یا گرہ لگائے بعض نے کہا ہے رقیہ کرنا آیت یا
حدیث سے جائز ہے نہ سُریانی و عبرانی و ہندی سے کہ اُس کا اعتقاد حلال نہیں اور نہ اُس پر اعتماد کرنا
روا ہے حسد کہتے ہیں تمنا ئے زوال نعمت کو محسود سے اذا حسد سے مراد یہ ہے کہ حسد کو ظاہر کردے
بسبب اُس کے عملدرآمد کرے اور وہ حسد اُس کو باعث ہو ایقاع شر پر ساتھہ محسود کی عمر بن عبد العزیز
نے کہا ہے لَمْ اَرَ ظَالِمًا اَشْبَهَ بِالْمَظْلُوْمِ مِنْ حَاسِدٍ اللہ پاک نے اس سورت میں حضرتؐ کو
ارشاد طرف استعاذہ کے شر سے جملہ مخلوقات کے کیا عموماً پھر بعض شرور کا ذکر خصوصاً فرمایا اگرچہ
زیر عموم داخل تھا یہ اس لیے کہ ان میں مزید شر و زیادت ضرر ہے ایک غاسق دوسرا نفاثات
تیسرا حاسد یہ تینوں گویا بسبب مزید شر کے اس لائق ہیں کہ ان کو الگ الگ ذکر کیا جائے اور سورت
کو حسد پر ختم کیا تاکہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ حسد اشر و اشد ہے اور یہ وہ پہلا گناہ ہے جس کے ساتھ
آسمان میں ابلیس نے اور زمین میں قابیل نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
کہا وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ یعنی نَفْسَ ابْنِ اٰدَمَ وَعَیْنَهٗ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سورۂ ناس

یہ چھہ آیت ہے ابن عباسؓ نے کہا مکی ہے ابن الزبیر نے کہا مدنی ہے حافظ ابن القیمؒ نے بدائع الفوائد میں بیس ورق تک فوائد بدیعہ متعلق معوذتین لکھے ہیں یہ جگہ لائق اُس کے بسط کے نہیں ہے خصوصًا اس جہت سے کہ تعلق اُن کا مذاق اہل علم سے ہے نہ عامہ مردم سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ تو کہہ میں پناہ میں آیا لوگوں کے رب کی لوگوں کے بادشاہ کی لوگوں کے معبود کی بدی سے اُس کی جو سنکاری اور چھپ جاوے جو خیال ڈالتا ہے لوگوں کے دل میں جنوں میں اور آدمیوں میں **ف** شیطان گناہ پر سنکاری اور آپ نظر نہ آئے حدیث میں فرمایا ہے ان سورتوں کے برابر کوئی دعا نہیں پناہ کی انتہے ابن کثیر کہتے ہیں یہ تین صفتیں ہیں رب عز وجل کی ربوبیت وملکیت والٰہیت سو وہ ہر شے کا رب و ملیک و الٰہ ہے ساری اشیا اوسی کی مخلوق ومملوک وعبید ہیں اس لیے پناہ گیر کو حکم دیا کہ وہ اُس شخص کی پناہ لے جو کہ ان صفات کے ساتھ متصف ہے اور یہ پناہ شر وسواس خناس سے یعنے شیطان سے مانگے جو کہ انسان پر مسلط ہے کیونکہ کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جس کے لیے ایک قرین نہ ہو جو کہ فواحش کو اُس کے لیے زینت نہ دیتا ہو اور اُس کی فریب دہی میں کوتاہی کرتا ہو محفوظ وہی ہے جس کو اللہ محفوظ رکھے صحیح میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص نہیں ہے لیکن اُس کا قرین اُس پر مقرر ہے کہا آپ پر بھی اے رسول خدا فرمایا مجھ پر بھی لیکن اللہ تعالیٰ نے میری اعانت کی ہے سو وہ منقاد ہو گیا ہے وہ مجھ کو حکم نہیں کرتا مگر خیر کا صحیحین میں انسؓ سے قصہ زیارت صفیہ کا حالت اعتکاف میں مطولًا آیا ہے اُس میں یہ ذکر بھی ہے کہ دو انصار نے آپ کو صفیہ سے بات کرتے دیکھ کر چلنے میں جلدی کی آپ نے فرمایا ٹھہرو یہ صفیہ بنت حیی ہے اُنہوں نے کہا سبحان اللہ اے رسول خدا فرمایا اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَی الدَّمِ میں ڈرا کہ کہیں تمہارے دل میں کچھ اور آئے انس بن مالکؓ کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ شیطان اپنی سونڈ دل پر ابن آدم کے رکھے ہوئے ہے اگر اُس نے اللہ کا ذکر کیا تو سرک جاتا ہے اور اگر بھول گیا تو وہ دل کو لقمہ بناتا ہے یہ ہے وسواس خناس رَوَاهُ اَبُوْ یَعْلٰی وَهُوَ غَرِیْبٌ ابو تیمیہ

شیطان آدمی کے دل میں سو رہا ہے
وسوسہ ڈالتا ہے
اللہ کے ذکر سے ہٹ جاتا ہے
ف اب تک
کیا اردو ترجمہ

کہتے ہیں کہ میں ہمراہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ردیف تھا گدھے نے ٹھوکر کھائی میں نے کہا
شیطان ہلاک ہو فرمایا تو تَعِسَ الشَّیطَانُ نہ کہو کیونکہ جب تو یہ کہے گا تو وہ آپ کو بڑا سمجھے گا اور کہے گا
میں نے اپنی قوّت سے اسکو پچھاڑ دیا ہے اور جب تو بسم اللہ کہے گا تو وہ چھوٹا ہوکر مثل مکھی کے
ہو جائے گا تفرّد بِہٖ اَحمَدُ وَاِسنَادُہٗ جَیِّدٌ قَوِیٌّ اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ دل جب اللہ
کو یاد کرتا ہے تو شیطان چھوٹا اور مغلوب ہو جاتا ہے اور جب اللہ کا ذِکر نہیں کرتا تو بڑا اور غالب
بن جاتا ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضہ میں فرمایا ہے کہ تم میں جب کوئی شخص مسجد میں ہوتا ہے تو شیطان
اگر اُس کو اِشتباہ میں ڈالتا ہے جس طرح کہ آدمی اپنے دابہ کو دباتا ہے پھر جب وہ اُس کے لیے ساکن
ہوا تو اُس کو زنق کرتا ہے یا لگام لگاتا ہے ابو ہریرہ رضہ نے کہا اور تم یہ حال دیکھتے ہو مزنوق مائل
ہوتا ہے اللہ کا ذِکر نہیں کرتا ملجم مونہہ کھولے ہوتا ہے وہ بھی ذکر اللہ عزّ وجل بجا نہیں لاتا تفرّد بہ احمد
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے معنے میں وسواس خنّاس کے کہا ہے کہ شیطان دل پر آدم کے جاثم ہے یعنے
جالس پھر جب اُس نے سہو وغفلت کی شیطان نے وسوسہ ڈالا پھر جب اُس نے اللہ کا ذِکر کیا سٹک
جاتا ہے یہی قول ہے مجاہد و قتادہ رضہ کا سلیمان والد معتمر نے کہا میں نے سُنا ہے کہ شیطان یا وسوار
دل میں بنی آدم کے وقت حزن و فرح کے نقب لگاتا ہے جب وہ اللہ کا ذِکر کرتا ہے تو چلد یتا ہے
ابن عباس رضہ نے کہا وسواس سے مراد شیطان ہے وہ حکم کرتا ہے جہاں اُس کا کہنا مانا وہ گھس پڑا یہ
وسوسہ خاص صدور بنی آدم میں کرتا ہے یا جن و انس دونوں میں اس میں اختلاف ہے اوّل ظاہر
ہے اور دوسرے قول پر گویا لفظ ناس میں جن بھی داخل ہیں تغلیبًا ابن جریر نے کہا اُن کے
حق میں استعمال رِجَالٌ مِّنَ الْجِنِّ کا آیا ہے تو پھر اطلاق لفظ ناس میں جن پر کچھ جدّت و
بدعت نہیں ہے لفظ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کہ بمنزلہ تفصیل یُوَسْوِسُ فِی صُدُوْرِ النَّاسِ کے ہے۔
مقوی قول ثانی ہے دوسرا قول یہ ہے کہ موسوس کبھی انس ہوتا ہے اور کبھی جن مراد شیاطین
جن و انس ہیں کما قال تعالیٰ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْاِنْسِ وَ
الْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ابو ذر رضہ کہتے ہیں میں پاس حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے آیا آپ مسجد میں تھے میں بیٹھ گیا فرمایا اے ابا ذر تو نے نماز پڑھ لی ہے میں نے کہا
نہیں فرمایا اُٹھ نماز پڑھ میں نے اُٹھ کر نماز پڑھی پھر بیٹھ گیا فرمایا اے ابا ذر تَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ

شَيَاطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ میں نے کہا کیا شیاطین انس بھی ہوتے ہیں فرمایا ہاں میں نے کہا اے رسول خدا نماز کا کیا حال ہے فرمایا خَیْرٌ مَوْضُوْعٌ فَمَنْ شَآءَ اَقَلَّ وَمَنْ شَآءَ اَکْثَرَ یعنے ایک بہتر چیز تجویز کی گئی ہے جس کا جی چاہے کم پڑھے جس کا جی چاہے زیادہ کرے میں نے کہا روزہ کا کیا حال ہے فرمایا فَرْضٌ مُجْزِیٌ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَزِیْدٌ یعنے ایک فرض ہے جو کفایت کرتا ہے اور اللہ کے پاس زیادہ تر ہے میں نے کہا صدقے کا کیا حال ہے فرمایا اَضْعَافٌ مُّضَاعَفَةٌ یعنے چند در چند ہے میں نے کہا کون سا صدقہ افضل ہے فرمایا جُهْدٌ مِّنْ مُّقِلٍّ اَوْ سِرٌّ اِلٰی فَقِیْرٍ یعنے جو با وجود قلت کے دیا جاوے یا چپکے سے کسی فقیر کے حوالہ کیا جاوے میں نے کہا اے رسول خدا کون سی نبی سب سے پہلے تھے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام میں نے کہا کیا وہ نبی تھے فرمایا ہاں نبی مکلم تھے یعنے اللہ تعالیٰ نے ان سے بات چیت کی ہے میں نے کہا رسول کتنے ہوئے کہا تین سو اور کچھ اوپر دس یا پندرہ اوپر بتائے میں نے کہا آپ پر جو اترا ہے اس میں افضل کیا ہے فرمایا آیۃ الکرسی اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَقَدْ اَخْرَجَ هٰذَا الْحَدِیْثَ مُطَوَّلًا جِدًّا اَبُوْ حَاتِمٍ وَابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِهٖ بِطَرِیْقٍ اٰخَرَ وَلَفْظًا اٰخَرَ مُطَوَّلًا جِدًّا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرد پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا اور کہا اے رسول خدا میں اپنے جی میں ایسی بات کرتا ہوں کہ اگر آسمان سے گر پڑوں تو یہ مجھ کو دوست تر ہے اس سے کہ وہ بات مونہہ سے نکالوں فرمایا اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ کَیْدَهٗ اِلَی الْوَسْوَسَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ابن کثیر نے کہا اٰخِرُ التَّفْسِیْرِ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ انتہٰی **ف**

فتح البیان کا بیان خاتمہ یہ ہے کہ رب کے معنے ہیں مربّی و مصلح احوال اللہ ساری مخلوق کا رب ہے پھر جو اس جگہ رب الناس فرمایا تو اس لیے کہ دلیل ہو شرف ناس پر اور نیز اس لیے کہ یہ استعاذہ اوسی شر سے ہے جو صدور ناس میں واقع ہوتا ہے ملک الناس میں یہ بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بادشاہی کچھ ویسی بادشاہی نہیں ہے کہ جس کے ہاتھ کے نیچے ممالیک ہوتے ہیں بلکہ اس کی سلطنت قاہرہ و مملکت کاملہ سب پر فائق ہے اِلٰہِ النَّاس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اس کی ربوبیت کے ساتھ معبودیت والوہیت بھی لگی ہوئی ہے جو کہ مقتضی ہے قدرت تامہ کو تصرف

کلی پر ساتھ ایجاد و اعدام کے اور کبھی رب ملک ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا جیسے رب الدار و
رب المتاع ومنه قوله اتَّخَذُوٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اس لیے بعد رب کے ذکر ملک کا کیا پھر کبھی کوئی ملک الٰہ ہوتا ہے اور کبھی نہیں اس لیے بعد ملک
کے اِلٰہ النّاس ہی فرمایا کیونکہ یہ نام مبارک خاص ہے ساتھ اس کی وصف میں کوئی اس کا شریک
نہیں ہے رب کے نام سے شروع کیا یہ نام اس کا ہے جو کہ اوائل عمر انسان سے تا بلوغ وعقل قائم
بہ تدبیر و صلاح ہے تا کہ آدمی دلیل سے یہ پہچان لے کہ میں ایک بندہ مملوک ہوں رب ملک کا پھر
جب یہ بات جان لی کہ اس کی عبادت مجھ پہ واجب ہے اور میں ایک عبد مخلوق ہوں اور وہ اِلٰہ
معبود ہے تو اب اِلٰہ النّاس ہونا اس کا روشن ہو گیا تکرار لفظ ناس میں اظہار مزید شرف کا ہے کہ بار بار
ان کا نام لیا یا مراد ناس اوّل سے اطفال اور ثانی سے شباب اور ثالث سے شیوخ ہیں اور چہارم سے
صالحین اور پنجم سے مفسدین لکن کوئی وجہ اس تخصیص کی نہیں ہے یہ کلام نسفی کا قبیل لطائف
بیان سے ہے نہ تفسیر قرآن وسواس سے مراد وسوسہ انداز ہے وسوسہ کہتے ہیں حدیث نفس کو
بعض نے کہا وسواس نام ہے فرزند شیطان کا خنّاس کے معنے ہیں کثیر التاخر مجاہد نے کہا بندہ
جب اللہ پاک کا ذکر کرتا ہے تو شیطان منقبض ہو جاتا ہے اور جب ذکر نہیں کرتا تو دل پر منبسط
ہو جاتا ہے بسبب کثیر الاختفاء ہونے کے خنّاس نام ہوا ظاہر یہ ہے کہ مطلق ذکر خدا کا طرد
شیطان کرتا ہے اگرچہ بطور استعاذہ نہ ہو اللہ کے ذکر کرنے میں فوائد جلیلہ ہیں جن کا حاصل فوز بخیر
دارین ہوتا ہے شیطان کی ایک سونڈ ہے جیسے خرطوم کلب وہ انسان کے سینے میں رکھے
رہتا ہے جہاں آدمی اللہ کے ذکر سے غافل ہوا اوسی وقت وسوسہ کیا اور جہاں اللہ کو یاد کیا
گھٹ گیا مقاتل نے کہا شیطان بصورت خنزیر ہے خون کی طرح آدمی کی رگوں میں دوڑتا پھرتا
ہے اللہ نے اس کو انسان پر مسلط کیا ہے وسوسہ اس کا یہی ہے کہ وہ آدمی کو اپنی طاعت کی طرف
بلاتا ہے چھپی بات سی چپکے چپکے یہاں تک کہ وہ بات اس کے دل میں اتر جاتی ہے بغیر آواز ذکر
کے پھر فرمایا کہ یہ شیاطین دو طرح کے ہیں ایک شیاطین جن یہ سینوں میں وسوسہ انداز ہوتے
ہیں دوسرے شیاطین الانس ان کا وسوسہ لوگوں کے سینوں میں یوں ہوتا ہے کہ یہ آپ کو
سامنے آدمی کے ناصح مشفق ظاہر کرتے ہیں جو بات کہ شیطان کی وسوسے سے جی میں پڑتی ہے

ویسے ہی اثر اُن کی بات کا انسان کے جی میں ہوتا ہے یا یہ مطلب ہے کہ وسوسہ شیطان کا صدور
انسان میں طرف سے جنہ اور طرف سے ناس کے ڈالتا ہے بعض نے کہا لفظ ناس میں انس و جن
دونوں مندرج ہیں اس دلیل سے کہ کچھ نفر جن آئے تھے اُن سے پوچھا تم کون ہو کہا نَاسٌ
مِّنَ الْجِنِّ یعنے ہم لوگ جن ہیں اور اللہ نے اُن کا نام رجال رکھا ہے کَانَ رِجَالٌ مِّنَ
الْاِنْسِ یَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ احسن یہ ہے کہ مراد استعاذہ ہے شرِّ وسواس و شرِّ ناس
سے شیطان جن سینوں میں وسوسہ کرتا ہے اور شیطان انس علانیہ آتا ہے قتادہؓ نے کہا جن و
انس دونوں میں شیاطین ہوتے ہیں فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ شَیَاطِیْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ بعض نے
کہا شیطان جس طرح کہ انسان کے صدر میں وسوسہ ڈالتا ہے اسی طرح جن کے صدر میں وسوسہ انداز
ہوتا ہے واحد جنہ ہے جس طرح کہ واحد انس انسی ہے لکن قول اوّل ارجح اقوال ہے یہ بیان
تذکر ثقلین ہے ان کو ارشاد کیا ہے کہ جو کوئی ان دنوں سے استعاذہ باللہ کرے گا اُس سے
محن دُنیا و آخرت مرتفع ہو جائیں گے ابن عباسؓ کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا
تھا کہ کون عمل اللہ کو زیادہ تر محبوب ہے فرمایا الحال المرتحل کہا کیا ہے فرمایا اَلَّذِیْ یَضْرِبُ مِنْ
اَوَّلِ الْقُرْاٰنِ اِلٰی اٰخِرِہٖ کُلَّمَا حَلَّ ارْتَحَلَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ یعنے وہ شخص حال مرتحل ہے
جو قرآن کریم کو اوّل سے تا آخر پڑھتا ہے جب پڑھ چکتا ہے تو پھر اوّل سے اُس کو شروع کرتا ہے
اس سے معلوم ہوا کہ جب تلاوت قرآن کریم کی ختم کرے تو پھر اُسی وقت اول قرآن کو پڑھے
اس نیت سے کہ پھر دوبارہ سہ بارہ الی غیر النہایہ ہمیشہ ایک بار ختم کر کے دوسری بار پڑھتا رہے
کبھی تلاوت کتاب اللہ کی ترک نہ کرے اس میں ناظرہ خواں اور حافظ قرآن دونو شامل داخل
ہیں یہ اس لیے کہ تلاوت کتاب سے بڑھکر کوئی عمل خیر نہیں ہے یہ تلاوت شامل ہے انواع اذکار
اور دعوات پر اس میں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجنے کا ذکر بھی آیا ہے فضائل
کتاب عزیز کے بے حساب ہیں علمار نے ان فضائل کو کتب مستقلہ میں لکھا ہے اور خود
کتاب و سنت متضمن ہیں فضیلت سور و آیات کثیرہ پر اس بارے میں رسالہ فصل الخطاب
فی فضل الکتاب ایک عمدہ بیان شافی و نصح کافی ہے اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق دستگیر ہو گی تو

قرآن مجید کے ہوتے ہوئے کسی کتاب کی حاجت نہیں ہے یہی ایک کتاب ہر کتاب و بے کتاب والے کو کفایت کرتی ہے ونعم ماقیل ؎

اول و آخر قرآن زچہ با آمد و سین ۔ یعنے اندر رہ دین رہبر تو قرآن بس

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

ترجمہ پہلے پیچھے سب اللہ کی تعریف ہے اور اللہ کا درود اُس کے چنے ہوئے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی اولاد اور یاروں پر اور اُس کا سلام۔

تمت

بے نظیر اور بے مثل کتاب صحیح البخاری مترجم با اسناد مع حواشی جدیدہ مفیدہ

ترجمہ مولوی وحید الزمان صاحب المخاطب نواب وقار نواز جنگ بہادر ساکن حیدر آباد دکن مترجم صحاح ستہ

ہمارے احباب پر مخفی نہیں کہ ہمارا کارخانہ مطبع احمدی لاہور محض خدمت احادیث سید المرسلین و اشاعت علوم خاتم النبیینؐ کے لیے وضع ہوا ہے چنانچہ سب کتب حدیث کا ترجمہ اردو (جو عوام اہل اسلام کو حدیث کا مطلب سمجھا وے) اسی کارخانہ کی بدولت تمام ہندوستان میں شائع ہو چکا ہے صرف ایک اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری (جس کی جلالت پر تمام امت محمدیہ کا اجماع ہے) باقی تھی اس کا ترجمہ حسب منشا نہیں ہوا تھا الحمد للہ بفضلہ تعالیٰ جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب سلمہ المخاطب نواب وقار نواز جنگ بہادر نے (جو مترجم لاثانی ہیں اور جنہوں نے صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و نسائی و موطا امام مالک وغیرہ کتب حدیث کے تراجم نہایت سلیس و مطلب خیز تالیف کیے ہیں اور یہ سب تراجم ہمارے کارخانہ میں طبع ہو کر شائع ہو چکے ہیں) اس کتاب جلیل مسلم الثبوت کا ترجمہ نہایت مختصر و مطلب خیز مع فوائد ضروریہ تالیف فرمایا ہے اور ہمارے کارخانہ خادم حدیث نے اس کو نہایت خوش خط عمدہ بنیر کاغذ پر پارہ پارہ علحدہ لوح و ٹائیٹل پیج کے ساتھ چھاپا ہے قرآن مجید کی طرح اصل کتاب مع تراجم الابواب اسانید و تعلیقات جلی قلم سے خوش خط با اعراب لکھی گئی ہے کسی قسم کا انتخاب و اختصار نہیں کیا گیا اور بین السطور ترجمہ مطلب خیز اور حاشیہ پر ضروری فوائد چڑھائے گئے کاغذ عمدہ لگایا گیا۔

ترجمہ کی خوبی و عمدگی میں تو کسی کو کلام نہیں کیونکہ مولانا عم فیضہ کا مترجم لاثانی ہونا تمام ہندوستان میں مانی ہوئی بات ہے۔ کاغذ چکنا ولایتی اعلےٰ قسم کا دبیز اور اصل کتاب کی سطریں رنگین ہیں کامل کتاب ہر تیس پارہ کی قیمت رعایتی بائیس روپیہ آٹھ آنہ ۲۲؎ مقرر ہے۔ پارہ پارہ علاحدہ بھی بہ قیمت رعایتی ۱۲؍ فی پارہ فروخت کیا جاتا ہے محصول ڈاک وغیرہ اخراجات خریدار کے ذمہ ہوں گے اب ناظرین کو لازم ہے کہ اس کتاب لاجواب کو خرید فرما کر کارخانہ کی حوصلہ افزائی کریں۔ اور خود اس کتاب کے مطالعہ سے مشرف ہو کر سعادت دارین حاصل کریں۔ کیونکہ امام بخاری رحمہ نے اس کتاب کے پڑھنے والے کے حق میں دعا خیر کی ہے اور امام بخاری رحمہ مستجاب الدعوات تھے تو اُن کی یہ دعا بھی بفضلہٖ تعالیٰ ضرور قبول ہوئی ہو گی۔ روایت ہے کہ امام بخاری رح نے دو مرتبہ دعا کی تیر بہدف کی طرح قبول ہوئی امام بخاری رحمہ کہتے ہیں اس کے بعد میں نے دعا کرنی چھوڑ دی کہیں میری نیکیوں کا ثواب کم نہ ہو جائے اور اس کتاب کے پڑھنے اور مطالعہ کرنے سے یہ فائدہ ہے۔ کہ اس کتاب کا پڑھنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب کا پڑھنے والا ہوتا ہے چنانچہ ابو سہل محمد بن احمد مروزی سے باسناد مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے ابو زید مروزی سے سنا وہ کہتے تھے میں رکن اور مقام کے بیچ میں کھڑا تھا میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے فرمایا اے ابو زید تو کب تک شافعی رح کی کتاب پڑھاوے گا اور میری کتاب نہیں پڑھاتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی کون سی کتاب ہے آپ نے فرمایا جامع محمد بن اسمٰعیل بخاری کی پس سمجھ لینا چاہیے کہ جس کتاب کے پڑھنے پڑھانے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترغیب دیں اُس کے پڑھنے میں کیا کچھ سعادت ہو گی۔ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس سعادت کے حاصل کرنے میں کوتاہی نہ کریں اور اب جو اس سعادت کا حاصل کرنا ایسا سہل ہو گیا ہے کہ اُستاد کی بھی حاجت نہیں جلی خوش خط کتاب لکھی گئی ہے۔ حرف حرف پر اعراب لگایا گیا ہے اور کلمہ کلمہ کے نیچے معنے ہندی بامحاورہ مطلب خیز لکھا گیا ہے اور جہاں مطلب ترجمہ سے واضح نہیں ہوا وہاں مختصر سا فائدہ حاشیہ پر لکھ کر مطلب کھول دیا گیا ہے۔ پس اب جو شخص اس سعادت عظمیٰ یعنے رسول اللہ کی کتاب پڑھنے اور امام بخاری کی دعا خیر کا فیض حاصل کرنے سے محروم ہے واقعی اُس کے حال پر کمال افسوس ہے ہر ایک مسلمان پر لازم ہے کہ ضرور خریدیں اور اوروں کو ترغیب دیکر ثواب حاصل کریں۔ کتاب بپتہ ذیل سے منگوائیں

المشتہر شیخ احمد بن شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب بازار کشمیری و مالک مطبع احمدی لاہور

tibb va arba qul.